إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۱۵۵

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہند ۶ عہ

قیمت ششماہی بیرون ہند لعہ

فہرست مضامین

بمبئی میں ایک احمدی بچے کی وفات پر احرار کی شرمناک حرکات ۔ صلہ

رجعت بروزی کا فلسفہ اور بروز در نسخ میں فرق ۔ صلہ

بمبئی میں جماعت احمدیہ کے افراد سے احرار کا انسانیت سوز سلوک صلہ

عدالت عالیہ کلکتہ کا ایک اہم فیصلہ اور مسائل فقہ ۔ صلہ

اطلاع دی جاتی ہے

اشتہارات متفرق ۔ صلہ

نمبر ۲۲۰	مطابق ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۳۶ء	یوم سہ شنبہ	مؤرخہ ۳۰ ذوالحجہ ۱۳۵۴ھ	جلد ۲۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کے گلے کی تکلیف میں خدا تعالےٰ کے فضل سے کمی ہے اور صحت اچھی ہے ؛؛

جناب خواجہ غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل کا چھوٹا بچہ منیر احمد آٹھ نو روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب اسکی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں ؛؛

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی غلام احمد صاحب مجاہد کو گوجرانوالہ اور وزیر آباد بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے ؛؛

۲۱ مارچ۔ مبلغین سلسلہ نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے اپنے اپنے مقررہ حلقوں میں تبلیغ کے لئے روانہ ہو گئے ؛؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز اللہ تعالےٰ کے قرب کا بہترین ذریعہ ہے

(فرمودہ ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء)

جو شخص خدا سے ملنا چاہتا ہے۔ اور اس کے دربار میں پہونچنے کی خواہش رکھتا ہے۔ اس کے واسطے نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہونچ سکتا ہے۔ اور جس نے نماز ترک کر دی۔ وہ کیا پہونچیگا۔ اصل میں مسلمانوں نے جب سے نماز کو ترک کیا۔ یا اُسے دل کی تسکین آرام اور محبت سے اس کی حقیقت سے آگاہ ہو کر پڑھنا ترک کیا ہے۔ تب ہی سے اسلام کی حالت بھی معرض زوال میں آئی ہے وہ زمانہ جس میں نمازیں سنوار کر پڑھی جاتی تھیں۔ غور سے دیکھ لو۔ کہ اسلام کے واسطے کیسا تھا۔ ایک دفعہ تو اسلام نے تمام دُنیا کو زیر پا کر دیا تھا۔ جب سے اسے ترک کیا۔ وہ خود متروک ہو گئے ہیں۔ درد دل سے پڑھی ہوئی نماز ہی ہے۔ کہ تمام مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے۔ ہمارا بارہا کا تجربہ ہے۔ کہ اکثر کسی مشکل کے وقت دعا کی جاتی ہے۔ ابھی نمازیں ہی ہونے ہیں۔ کہ خدا نے اس امر کو حل اور آسان کر دیا ہوا ہوتا ہے۔ (الحکم ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۶ مارچ سے ۲۲ مارچ ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے :۔

دستی بیعت

نمبر	نام	مقام
۱	فیروز الدین صاحب	ضلع گورداسپور
۲	سبحان علی صاحب	〃
۳	محمد شریف صاحب	〃
۴	فقیر محمد صاحب	〃
۵	رحمت اللہ صاحب	〃
۶	عبد الحمید صاحب	ضلع کوہاٹ
۷	ملک عبد المنان صاحب	قادیان
۸	فضل کریم صاحب	ریاست کپورتھلہ
۹	احمد اللہ صاحب	قادیان

تحریری بیعت

نمبر	نام	مقام
۱۰	السید صالح خیری	مصر
۱۱	السیدہ خدیجہ ابراہیم بلال	〃
۱۲	السید ابراہیم المحی	〃
۱۳	السیدہ [illegible] الصالح	فلسطین
۱۴	السیدہ زینب	〃
۱۵	السید محمود قربان	〃
۱۶	غلام احمد صاحب	امریکہ
۱۷	محمد عبد اللہ صاحب	ضلع ہوشیارپور
۱۸	خورشید احمد صاحب	ضلع ڈیرہ غازیخان
۱۹	خیر محمد صاحب	〃
[illegible]	نذیر بیگم صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۲۱	سیف الرحمان صاحب	ضلع لاہور
۲۲	محب الرحمان صاحب	بنگال
۲۳	محمد اسماعیل صاحب	لاہور
۲۴	اکبر علی صاحب	ضلع سیالکوٹ
۲۵	میاں محمد احسن صاحب	ضلع اٹک
۲۶	ثناء اللہ صاحب	ضلع شیخوپورہ
۲۷	محمد الدین صاحب	〃
۲۸	ایک صاحب (جو ابھی اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے)	ضلع امرتسر
۲۹	مسماۃ سرداراں صاحبہ	ضلع فیروزپور
۳۰	برکت علی صاحب	ضلع منٹگمری
۳۱	محمد عالم صاحب	کوہاٹ
۳۲	محمد صادق صاحب	ضلع سیالکوٹ
۳۳	محمد ابراہیم صاحب	ضلع ملتان
۳۴	خوشی محمد صاحب	〃
۳۵	محمد انور صاحب	ضلع سیالکوٹ
۳۶	چودھری چراغ الدین صاحب	ضلع لائلپور
۳۷	چودھری علم الدین صاحب	〃
۳۸	علی احمد خان صاحب	ضلع ہوشیارپور
۳۹	محمد الہی صاحب	ضلع گجرات
۴۰	نور محمد صاحب	ضلع شیخوپورہ
۴۱	میاں گینا صاحب	ضلع سیالکوٹ
۴۲	خوشی محمد صاحب	〃
۴۳	اہلیہ صاحب راجہ محمد نواز خان صاحب	ضلع جہلم
۴۴	جلال الدین صاحب	ضلع گورداسپور
۴۵	سندھی صاحب	〃
۴۶	فتح محمد صاحب	〃
۴۷	محمد سعید صاحب	ضلع کانگڑہ
۴۸	نظام الدین صاحب	〃
۴۹	زینب بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۵۰	محمد اسحاق علی صاحب	بنگال
۵۱	چودھری لطف اللہ خان صاحب	ضلع سیالکوٹ
۵۲	[illegible]	〃
۵۳	برکت علی صاحب	ضلع گورداسپور
۵۴	بشیر احمد صاحب	〃
۵۵	مسماۃ رانی صاحبہ	〃
۵۶	مسماۃ بشیراں صاحبہ	〃
۵۷	فیروزدین صاحب	ضلع لاہور
۵۸	لعل خان صاحب	ریاست نابھہ
۵۹	غلام دستگیر صاحب	حیدرآباد دکن
۶۰	رحیم بخش صاحب	ضلع امرتسر
۶۱	سیٹھ عبد الکریم صاحب	ضلع رائچور
۶۲	عبد الرحمان صاحب	〃
۶۳	محمد اسماعیل صاحب	〃
۶۴	بہاء الدین صاحب	〃
۶۵	محمد احمد صاحب المعروف ٹنکیا صاحب	〃
۶۶	صغرےٰ بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۶۷	ایک صاحب (جو ابھی نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے)	حیدرآباد دکن

یوم التبلیغ کے لئے انجمن احمدیہ خدام الاسلام کا مفید ٹریکٹ

۲۹ مارچ غیر مسلموں میں تبلیغ کا دن ہے۔ اس موقعہ پر انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان کا پہلا ٹریکٹ شائع ہوگا جس کا مضمون انشاء اللہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ رقم فرمائیں گے۔ یہ ٹریکٹ بکثرت شائع ہوگا۔ احباب اور جماعتیں اس اعلان کو دیکھتے ہی مطلوبہ تعداد سے آگاہ فرمائیں۔ فی سینکڑہ ایک روپیہ قیمت ہوگی۔ جو آرڈر کے ہمراہ آنی چاہیئے۔ جو دوست انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان کے ممبر بن جائیں گے۔ ان کو یہ ٹریکٹ بھی دیگر ماہواری ٹریکٹوں کی طرح بلیس عدد ارسال کئے جائیں گے۔ ممبری کے لئے سالانہ چندہ اڑھائی روپے بکمشت ادا کرنا ضروری ہے۔ تمام خط و کتابت اس پتہ پر ہو۔ سکرٹری انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان

تقرر امیر

مولوی فضل الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ سامانہ (علاقہ ریاست پٹیالہ) نے چونکہ اپنی خدمات کو تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ سلسلہ کے لئے تین سال تک وقف کیا ہوا ہے۔ اور عرصہ وقف سے ابھی دو سال باقی ہیں۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے انتخاب پر مستری اللہ دیا صاحب کو ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء تک امیر مقرر فرمایا ہے ؛ ناظر اعلیٰ قادیان

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار عرصہ ایک سال سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے تمام امراض سے شفا بخشے۔ اور سلسلہ کی خدمت کی توفیق دے۔ خاکسار ممتاز علی صدیقی خلف مولوی ذوالفقار علی خانصاحب آف رامپور (۲) میری بیوی عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار سید علی ہیڈ ماسٹر سدھڑ (۳) میرا بچہ سعید بیمار ہے۔ اسکی صحت کے لئے درد دل سے دعا کی جائے۔ بیگم مسعود از قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۳۰ ذوالحجہ ۱۳۵۴ھ

بمبئی میں ایک احمدی بچے کی وفات پر احرار کی شرمناک حرکات

حکومتِ بمبئی اور حکومتِ ہند سے فوری توجہ کی درخواست

(۱)

جماعت احمدیہ کے خلاف آج کل دشمنانِ سلسلہ احرار جن اوچھے اور شرمناک ہتھیاروں سے کام لے رہے ہیں۔ اور جس طرح عداوت میں اندھے ہو کر وہ اخلاق و شرافت کی مٹی پلید کر رہے ہیں۔ اور اپنی اسلام دشمنی کا دنیا میں کھلے بندوں مظاہرہ کر رہے ہیں۔ وہ کوئی مخفی امر نہیں ہر انسان جسے خدا تعالیٰ نے عقل و سمجھ دی ہے وہ دیکھتا۔ اور محسوس کرتا ہے۔ کہ یہ مسلمان کہلانے والے جن کے اعمال اسلام کی سفید اور نورانی چادر پر نہایت مکروہ اور بدنما داغ بنے ہوئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی سے جل بھن کر ان ننگ اسلام حرکات پر اتر آئے ہیں۔ جو ان کی سیاہ باطنی اور شرارت قلبی کا کھلا اور واضح ثبوت ہیں۔ کون نہیں جانتا انہوں نے جہاں ان کا بس چلا۔ احمدیوں پر عرصۂ حیات تنگ کیا۔ انہیں مارا۔ انہیں پیٹا۔ انہیں گالیاں دیں۔ ان کا بائیکاٹ کیا۔ اور ان پر ستم کے اور بیسیوں مظالم کا نشانہ بنا کر چاہا۔ کہ احمدیت کی بڑھتی ہوئی ترقی میں سنگ راہ بن کر حائل ہو جائیں۔ لیکن کیا ان کی کوششیں بارآور ہوئیں۔ کیا وہ اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب ہوئے۔ کیا وہ احمدیت کو مٹانے اور اس کی آواز کو دبانے میں اپنی مراد کو پہنچ گئے۔ زمانہ کے واقعات حالات شاہد ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کی ترقی بتا رہی ہے کہ دشمنوں نے ہر جگہ منہ کی کھائی ذلت و رسوائی انہیں نصیب ہوئی۔ اور کسی ایک جگہ بھی وہ احمدیت کے شجر درخت کو کاٹنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ چاہئے تھا کہ مخالفین اپنی اس ذلت و رسوائی اور ناکامی و نامرادی سے عبرت حاصل کرتے۔ اور خدائے لایزال و لم یزل کا وہ نور اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھانے کی کوشش نہ کرتے۔ جسے اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق موجودہ تاریک و تار زمانہ میں روشن کیا۔ مگر افسوس بجائے اس کے کہ وہ سمجھتے احمدیت وہ کونے کا پتھر ہے جس سے ٹکرا کر ان کا سر پاش پاش ہو جائیگا۔ وہ اور زیادہ بھڑک اٹھے۔ اور ہر کمینہ سے کمینہ اور ناپاک سے ناپاک حرکت اس غرض کے لئے کرنا باعث فخر سمجھنے لگ گئے۔

مخالفین کی انہی کمینہ اور سفیہانہ حرکات میں ایک لائق نفرین اور قابل صد ہزار افسوس وہ حرکت ہے جس کا ارتکاب انہوں نے ۱۲ مارچ ایک احمدی کے بچے کی وفات پر بمبئی میں کیا۔ اور جس میں اپنی بربریت اور بہیمیت کا انہوں نے پورا پورا مظاہرہ کر دیا۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ بمبئی کے ایک احمدی دوست کا ۱۲۔ مارچ ایک خوردسال بچہ وفات پا گیا۔ وہ ۹½ بجے صبح جب اسے دفن کرنے کے لئے قبرستان لے گئے۔ تو بعض فتنہ پردازوں کی انگیخت پر بہت سے مسلمان اکٹھے ہو کر اسی وقت قبرستان میں پہنچ گئے۔ اور احمدیوں سے جھگڑا شروع کر دیا۔ ایک دشمن سلسلہ نے جو مخالفین کا سرغنہ تھا۔ نہایت بے باکی سے کہنا شروع کر دیا۔ کہ "یہ قبرستان سنی مسلمانوں کا ہے۔ قادیانیوں کا نہیں ہے۔ یہاں قادیانی دفن نہیں ہو سکتے"۔ اس پر جب اسے احمدیوں کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ ہم بھی مسلمان ہیں۔ ہم بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو تسلیم کرتے اور تمام احکام اسلامی کو بجا لاتے ہیں۔ تو وہ کہنے لگا مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا ہے۔ اب دوسرے کلمہ کی ضرورت نہیں ہے۔ جب کلمہ پڑھو تو میرا تصور کر لیا کرو"۔ ہر شخص جسے احمدیت کی تعلیم سے ذرہ بھر بھی واقفیت ہو سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ امر انتہائی طور پر جھوٹا اور بے بنیاد ہے۔ کوئی احمدی ایک لمحہ کے لئے بھی یہ عقیدہ نہیں رکھتا۔ کہ کلمۂ طیبہ کی ضرورت نہیں۔ اور نہ کبھی بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ کہا۔ کہ جب کلمہ پڑھو میرا تصور کر لیا کرو۔ مگر اس جھوٹ کی نجاست پر منہ مار کر جب ذرا بھی شرم و حیا سے اس نے کام نہ لیا۔ تو فوراً کہنے لگ گیا۔ "ہم اس لاش کو یہاں دفن ہونے نہیں دیں گے" کیونکہ "قادیانی کافر ہیں"۔ اس کے بعد اس خیال سے کہ فتنہ و فساد کوئی زیادہ ناگوار صورت اختیار نہ کر لے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے پولیس کو اطلاع دی گئی۔ اطلاع ملنے پر کمشنر صاحب پولیس معہ چند انسپکٹران و سب انسپکٹران اور متعدد کانسٹیبلوں کے وقوعہ پر پہنچ گئے۔ اور انہوں نے مسلمانوں سے سوال کیا۔ کہ جب احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں قرآن مجید پڑھتے ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں۔ روزے رکھتے ہیں۔ اور اسلام کے تمام ارکان کو بجا لاتے ہیں۔ تو پھر تم اپنے قبرستان میں ان کے بچہ کو کیوں دفن نہیں ہونے دیتے۔ یہ مطالبہ نہایت معقول تھا۔ مگر بجائے اس کا کوئی معقول جواب دینے کے اس کے جواب میں یہ نامعقول فقرہ کہہ دیا گیا کہ "ان لوگوں نے آپ کو جو کچھ کہا ہے۔ وہ جھوٹ ہے۔ یہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے"۔ حالانکہ نہ یہ جھوٹ ہے۔ کہ احمدی ارکان اسلام کو پوری پابندی اور احتیاط سے بجا لاتے ہیں۔ اور نہ یہ صحیح ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے افراد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں سمجھتے بلکہ احمدی سچے دل سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر یقین اور ایمان رکھتے ہیں اور بیعت کے وقت ہر شخص سے اس عہد کی تجدید کرائی جاتی۔ اور یہ اقرار لیا جاتا ہے۔ کہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھونگا غرض بالکل غلط، خلاف واقعہ اور جھوٹی باتیں جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کر کے لوگوں کو اشتعال دلایا گیا۔ اور اس طرح ایک معصوم خوردسال بچہ کی لاش کو قبرستان میں دفن کرنے سے جبراً روک دیا گیا۔ حالانکہ ان قبرستانوں میں فاحشہ اور بدکار عورتوں کی لاشیں تک دفن ہوتی رہتی ہیں۔ اور کبھی کسی مسلمان کو غیرت نہیں آئی۔ نہ ان کی رگ دینی پھڑکتی ہے اور نہ ان کے جذبات میں تموج پیدا ہوتا ہے لیکن جماعت احمدیہ کے ایک معصوم بچہ کی لاش پر ان کے خون میں جوش آ جاتا اور بربریت اور بہیمیت کا مظاہرہ ان کا شعار بن جاتا ہے۔

ہمیں افسوس ہے۔ کہ اس موقعہ پر ذمہ وار حکام اور پولیس نے بھی کما حقہٗ فرض شناسی سے کام نہیں لیا۔ اور وہ مخالفین کی کثرت اور ان کی طاقت سے مرعوب ہو گئی۔ حالانکہ گورنمنٹ کی نگاہ میں تمام فرقے یکساں ہونے چاہئیں۔ اور کسی کی کثرت یا طاقت سے ڈر کر اسے ناجائز حمایت اور بے جا طرفداری کا پہلو اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ مگر اس موقعہ پر جب پولیس کے ذمہ وار حکام نے دیکھا کہ باوجود کہا جانے کے مخالف اپنے قبرستان میں احمدی بچے کو دفن ہونے نہیں دیتے۔ تو انہوں نے بمبئی میونسپلٹی کے توسل سے ایک الگ قطعہ زمین میں اسے دفن کرا دیا۔ روزنامہ ہلال بمبئی لکھتا ہے:۔ "اس اطلاع کے سنتے ہی مسلمانوں نے اسلام زندہ باد کے نعرے لگائے۔ ہر شخص مسرت سے شادماں نظر آتا تھا"۔ (۱۴ مارچ) مسلمانوں کی مسرت و شادمانی سے قطع نظر قابل غور بات یہ ہے۔ کہ کیا پولیس کے وہ ذمہ وار حکام جن کا کام یہ ہے۔ کہ ہر ایک سے عدل و انصاف کا برتاؤ کریں۔ ظالم کو ظلم سے روکیں۔ اور مظلوم کو ظالم کے پنجہ سے بچا کر اس کی دادرسی کریں۔ انہوں نے اس موقعہ پر اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیا؟ یقیناً اس کا ہر شخص نفی میں جواب دیگا۔ کیونکہ انہوں نے اس موقعہ پر جرأت سے کام نہ لے کر ایک ایسا ماحول پیدا کر دیا ہے جس سے مخالف آئندہ پوری طرح فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ اور جماعت احمدیہ کے افراد کو کسی دوسرے وقت پھر اسی مصیبت کا سامنا کرنا پڑیگا جس مصیبت کا سامنا انہیں اب کرنا پڑا ہے۔

چونکہ یہ ایک نہایت ہی افسوسناک واقعہ ہے اس لئے ہم اس کے خلاف پورے زور سے صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے حکومتِ ہند اور حکومتِ بمبئی کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ اس قسم کی شرمناک حرکات کے انسداد کی طرف توجہ کرے۔ اس کے ساتھ ہی ہم بیرونی جماعتوں کو بھی تحریک کرتے ہیں۔ کہ وہ اس واقعہ کے متعلق اپنے اپنے مقام پر فوری طور پر جلسے کر کے ریزولیوشن پاس کریں۔ اور اس کی نقول گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ بمبئی کو روانہ کریں۔ بمبئی کی [illegible] اور بعض دوسری کمیٹیوں نے بھی اس شرمناک حرکت میں دل کھول کر حصہ لیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف سخت بدزبانی کی ہے۔ مگر اس کا ذکر انشاء اللہ اگلے پرچہ میں کیا جائیگا۔ سردست ہم حکومت ہند اور حکومت بمبئی کو اس واقعہ کی طرف متوجہ کرتے ہوئے بیرونی جماعتوں [illegible]

ڈاکٹر اقبال کی پنڈت جواہر لال نہرو کے مدلل مضامین کا جواب دینے کی ناکام کوشش

رجعت بروزی کا فلسفہ اور بروز و تناسخ میں فرق

(۸)

بروز کا مسئلہ چونکہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کے سمجھنے کے لئے صحیح عقل و فکر کی ضرورت ہے۔ اس لئے ڈاکٹر اقبال اسے پورے طور پر نہیں سمجھ سکے۔ اور اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"لفظ بروز کو اگر کامل مشابہت بھی قرار دیا جائے۔ تو اس کا مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ بروز ہر حال میں اپنے اصل سے ایک علیحدہ شے ہوگی"۔

بروز کو ہر حال میں اپنے اصل سے علیحدہ قرار دینا یہ ڈاکٹر اقبال کی علوم دینیہ سے ناواقفیت کا ایک اور ثبوت ہے۔ کیونکہ بروز کا مسئلہ قرآن کریم نے بھی بیان کیا ہے اور اسے اصل سے علیحدہ شے قرار نہیں دیا۔ چنانچہ آیت و اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم مسئلہ بروز کی صداقت کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی تشریح میں فرماتے ہیں:-

"اگر بروز صحیح نہ ہوتا تو پھر آیت و اٰخرین منھم میں اس موعود کے رفیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کیوں ٹھہرتے اور نفی بروز سے اس آیت کی تکذیب لازم آتی ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

پھر فرماتے ہیں:-

"ایک بروزی نبی اور رسول کا آنا قرآن شریف سے ثابت ہو رہا ہے۔ جیسا کہ آیت و اٰخرین منھم سے ظاہر ہے۔ اس آیت میں ایک لطافت بیان یہ ہے۔ کہ اس گروہ کا ذکر تو اس میں کیا گیا۔ جو صحابہ میں سے ٹھہرائے گئے لیکن اس جگہ اس مورد بروز کا بتصریح ذکر نہیں کیا۔ یعنی مسیح موعود کا جس کے ذریعہ سے وہ لوگ صحابہ ٹھہرے۔ اور صحابہ کی طرح زیر تربیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ سمجھے گئے۔ اس ترک ذکر سے یہ اشارہ مطلوب ہے۔ کہ مورد بروز حکم نفی وجود کا رکھتا ہے۔ اس لئے اس کی بروزی نبوت اور رسالت سے مہر ختمیت نہیں ٹوٹتی۔ پس اس آیت میں اس کو ایک وجود منفی کی طرح رہنے دیا۔ اور اس کے عوض میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیش کر دیا ہے۔ اور اسی طرح آیت انا اعطینا ک الکوثر میں ایک بروزی وجود کا وعدہ دیا گیا۔ جس کے زمانہ میں کوثر ظہور میں آئے گا۔ یعنی دینی برکات کے چشمے بہ نکلیں گے۔ اور بکثرت دنیا میں سچے اہل اسلام ہو جائیں گے اس آیت میں بھی ظاہری اولاد کی ضرورت کو نظر تحقیر سے دیکھا۔ اور بروزی اولاد کی پیشگوئی کی گئی۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

شہادۃ القرآن میں فرماتے ہیں:-

"اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض یعنی جو چیز انسانوں کو نفع پہونچاتی ہے۔ وہ زمین پر باقی رہتی ہے۔ اب ظاہر ہے کہ دنیا میں زیادہ تر انسانوں کو نفع پہونچانے والے گروہ انبیاء ہیں کہ جو خوارق سے معجزات سے پیشگوئیوں سے حقائق سے معارف سے اپنی راستبازی کے نمونہ سے انسانوں کے ایمان کو قوی کرتے ہیں۔ اور حق کے طالبوں کو دینی نفع پہونچاتے ہیں۔ اور یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ وہ دنیا میں کچھ بہت مدت تک نہیں رہتے۔ بلکہ تھوڑی سی زندگی بسر کر کے اس عالم سے اٹھائے جاتے ہیں۔ لیکن آیت کے مضمون میں خلاف نہیں اور ممکن نہیں کہ خدا تعالےٰ کا کلام خلاف واقع ہو۔ پس انبیاء کی طرف نسبت دے کر معنی آیت کے یوں ہوں گے۔ کہ انبیاء من حیث الظل باقی رکھے جاتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ ظلی طور پر ہر ایک ضرورت کے وقت میں کسی اپنے بندہ کو ان کی نظیر اور مثیل پیدا کر دیتا ہے۔ جو انہی کے رنگ میں ہو کر ان کی دائمی زندگی کا موجب ہوتا ہے۔ اور اسی ظلی وجود کو قائم رکھنے کے لئے خدا تعالےٰ نے اپنے بندوں کو یہ دعا سکھائی ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم (صفحہ ۵۵ - صفحہ ۵۶)

کتب سابقہ سے مسئلہ بروز کی تائید

"تحفہ گولڑویہ" میں مسئلہ بروز کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان الفاظ میں فرمائی ہے کہ:-

"خدا تعالےٰ کے عجیب اسرار میں سے ایک بروز کا مسئلہ ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی پاک کتابوں میں اس کا ذکر پایا جاتا ہے۔ خدا کی مقدس کتابوں میں بعض گزشتہ انبیاء علیہم السلام کی نسبت یہ پیشگوئیاں ہیں۔ کہ وہ دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ اور پھر وہ پیشگوئیاں اس طرح پر پوری ہوئیں۔ کہ جب کوئی اور نبی دنیا میں آیا۔ تو اس وقت کے پیغمبر نے خبر دی۔ کہ یہ وہی نبی ہے۔ جس کے دوبارہ آنے کا وعدہ تھا۔ عجیب تر بات یہ ہے کہ یہ نہیں کہا گیا۔ کہ یہ آنے والا اس سے پہلے نبی کا مثیل ہے۔ بلکہ یہی کہا گیا۔ کہ وہی پہلا نبی جس کے دوبارہ آنے کی خبر دی گئی تھی۔ دنیا میں آگیا ہے مثلاً جیسا کہ الیاس نبی کے دوبارہ آنے کا وعدہ تھا۔ اور ملاکی نبی نے اپنے صحیفہ میں خبر دی تھی۔ کہ وہ دوبارہ دنیا میں آئیگا اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ الیاس جس کے دوبارہ آنے کا وعدہ تھا۔ وہ یوحنا یعنی یحییٰ ہے۔ جیسا کہ انجیل متی ۱۱ باب آیت ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ الیاس دوبارہ دنیا میں آگیا۔ لیکن لوگوں نے اس کو نہیں پہچانا۔ اور اس سے مراد حضرت مسیح نے یحییٰ نبی کو لیا۔ یعنی وہی الیاس ہے .... اسی طرح شیعہ میں بھی اقوال ہیں کہ علی اور حسن اور حسین دوبارہ دنیا میں آئینگے اور ایسے ہی اقوال ہندوؤں میں بھی بکثرت پائے جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے گزشتہ اوتاروں کے ناموں پر آئندہ اوتاروں کی انتظار کرتے رہے ہیں۔ اور اب بھی آخری اوتار کو جس کو کلگی اوتار کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ کرشن کا اوتار مانتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ جیسا کہ کرشن کی صفات میں سے رودر گوپال یعنی سوروں کو ہلاک کرنے والا اور گائیوں کو پالنے والا ہے۔ ایسا ہی کلگی اوتار ہوگا .... ہندوستان کے پیرو بھی اس زمانہ کی نسبت یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور بدھ مذہب کی نسبت مجھے مفصل معلوم نہیں۔ مگر کہتے ہیں کہ وہ بھی ایک کامل بدھ کے اس زمانہ میں منتظر ہیں اور عجیب تر یہ کہ سب فرقے رودر گوپال کی صفت اس منتظر میں قائم کرتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ عام لوگ اس دوبارہ آنے کے عقیدہ کی فلاسفی سے بے خبر ہیں۔ یوں تو اسلام کے تمام صوفی رجعت بروزی کے مسئلہ کے بڑے زور سے قائل ہیں۔ اور بعض اولیاءؒ کی نسبت مانتے ہیں۔ کہ کسی پہلے ولی کی روح دوبارہ بروزی طور پر اس میں آئی۔ مثلاً وہ کہتے ہیں۔ کہ قریباً سو برس کے بعد بایزید بسطامی کی روح دوبارہ بروزی طور پر ابوالحسن خرقانی میں آگئی۔ لیکن باوجود اس مقبول مسلم عقیدہ کے پھر بھی بعض نادان مسیح کے دوبارہ آنے کی نسبت رجعت بروزی کے قائل نہیں۔ جو قدیم سے سنت اللہ میں داخل ہے۔"

(حاشیہ صفحہ ۲۱۱ تا صفحہ ۲۱۶)

رجعت بروزی کی فلاسفی
بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اس کے بعد رجعت بروزی کی فلاسفی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔ وہ مسئلہ بروز کی وضاحت پوری طرح کر دیتے ہیں آپ فرماتے ہیں:-

"خدا تعالےٰ نے ہر ایک چیز کو ایسی طرز سے بنایا ہے۔ جو اس کی توحید پر دلالت کرے۔ اور اسی وجہ سے خدا و حکیم نے تمام عناصر اور اجرام فلکی کو گول شکل پر پیدا کیا ہے۔ کیونکہ گول چیز کی جہات اور پہلو نہیں۔ اس لئے وہ وحدت سے مناسبت رکھتی ہے۔ اگر خدا تعالےٰ کی ذات میں تثلیث ہوتی۔ تو تمام عناصر اور اجرام فلکی سہ گوشہ صورت پر پیدا ہوتے۔ لیکن ہر ایک بسیط جو مرکبات کا اصل ہے۔ گردش بعینہ گول ہونا مشاہدہ کر دگے۔ پانی کا قطرہ بھی گول شکل پر ظاہر ہوتا ہے۔

اور تمام ستارے جو نظر آتے ہیں۔ ان کی شکل گول ہے۔ اور ہوا کی شکل بھی گول ہے۔ جیسا کہ ہوائی گولے۔ جن کو عربی میں اعصار کہتے ہیں۔ یعنی بگولے جو کسی تند ہوا کے وقت مدوّر شکل میں زمین پر چکر کھاتے پھرتے ہیں۔ ہواؤں کی کرویت ثابت کرتے ہیں۔ پس جیسا کہ تمام بسائط جن کو خدا تعالیٰ نے پیدا کیا۔ کروی الشکل ہیں۔ ایسا ہی دائرہ خلقت عالم کا بھی کروی الشکل ہے۔ اس لئے صوفی اس بات کی طرف گئے ہیں۔ کہ خلقت بنی آدم اپنی وضع میں دوری صورت پر واقع ہوئی ہے۔ یعنی نوع انسان کی روحیں بروزی طور پر پھر پھر کر دنیا میں آتی ہیں۔ اور جبکہ خلقت بنی آدم بھی دوری صورت پر ہے۔ تا وحدت خالق کائنات پر دلالت کرے۔ تو اس سے لازم آیا۔ کہ آخری نقاط خلقت بنی آدم کے نقاط اُولے سے یعنی جہاں سے نقطہ دائرہ پیدائش بنی آدم شروع ہوتا ہے۔ قریب تر واقعہ ہوں۔ اور اپنے ظہور اور بروز میں انہی کی طرف رجوع کریں۔ اور یہی وہ بات ہے جس کو دوسرے لفظوں میں رجعت بروزی کہتے ہیں۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۱۷ و صفحہ ۲۱۸ حاشیہ)

وضعِ دُنیا دوری ہے

نزول المسیح میں فرماتے ہیں:-

"خدائے حکیم وعلیم نے وضعِ دُنیا دوری رکھی ہے۔ یعنی بعض نفوس بعض کے مشابہ ہوتے ہیں۔ نیک نیکوں کے مشابہ اور بد بدوں کے مشابہ۔ مگر بایں ہمہ یہ امر مخفی ہوتا ہے۔ اور زور شور سے ظاہر نہیں ہوتا۔ لیکن آخری زمانہ کے لئے خدا نے مقرر کیا ہوا تھا۔ کہ وہ ایک عام رجعت کا زمانہ ہوگا تا یہ امتِ مرحومہ دوسری امتوں سے کسی بات میں کم نہ ہو۔ پس اس نے مجھے پیدا کر کے ہر ایک گزشتہ نبی سے مجھے اس نے تشبیہ دی۔ اور وہی میرا نام رکھ دیا۔ چنانچہ آدم ابراہیم۔ نوح۔ موسےٰ۔ داؤد۔ سلیمان۔ یوسف۔ یحییٰ۔ عیسےٰ وغیرہ یہ تمام نام براہین احمدیہ میں میرے رکھے گئے۔ اور اس صورت میں گویا تمام انبیاء گزشتہ اس امت میں دوبارہ پیدا ہوگئے۔ یہاں تک کہ سب کے آخر مسیح پیدا ہو گیا۔ اور جو میرے مخالف تھے۔ ان کا نام عیسائی اور یہودی۔ اور مشرک رکھا گیا۔ چنانچہ قرآن شریف اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ پس یہ آیت صاف کہہ رہی ہے۔ کہ اس امت کے بعض افراد کو گزشتہ نبیوں کا کمال دیا جائے گا۔ اور نیز یہ کہ گزشتہ کفار کی عادات بھی بعض منکروں کو دی جائیں گی۔ اور بڑی ستّدہ مدّ سے آئندہ نسلوں کی گزشتہ لوگوں سے مشابہتیں ظاہر ہو جائیں گی۔ چنانچہ بعینہٖ یہودیوں کی طرح یہودی پیدا ہو جائیں گے۔ اور ایسا ہی نبیوں کا کامل نمونہ بھی ظاہر ہوگا۔ اسی کی طرف سورۃ الانبیاء جزو ۱۷ میں اشارہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وحرامٌ علےٰ قریۃ اھلکناھا انھم لا یرجعون۔ حتیٰ اذا فتحت یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون۔ ان آیات کا یہ منشاء ہے کہ جو لوگ ہلاک کئے گئے۔ اور دُنیا سے اٹھائے گئے۔ اُن پر حرام ہے۔ کہ پھر دُنیا میں آویں۔ بلکہ جو گئے سو گئے۔ ہاں یاجوج ماجوج کے وقت میں ایک طور سے رجعت ہوگی۔ یعنی گزشتہ لوگ جو مر چکے ہیں۔ اُن کے ساتھ اس زمانہ کے لوگ ایسی اتم اور اکمل مشابہت پیدا کر لیں گے۔ کہ گویا وہی آگئے۔ اسی بنا پر اس زمانہ کے علماء کا نام یہود رکھا گیا۔ اور مہدی مسیح کا نام ابن مریم رکھا گیا۔ اور پھر اسی خاتم الخلفاء کا نام باعتبار ظہور عین صفاتِ محمدیہ کے محمد اور احمد رکھا گیا۔ اور مستعار طور پر رسول اور نبی کہا گیا اور اسی کو آدم سے لے کر اخیر تک تمام انبیاء کے نام دیئے گئے۔ تا وعدہ رجعت پورا ہو جائے"

پھر فرماتے ہیں:-

"تمام نبیوں کے نزدیک زمانہ یاجوج و ماجوج زمان الرجعت کہلاتا ہے۔ یعنی رجعت بروزی نہ رجعت حقیقی۔ اگر رجعت حقیقی ہو۔ تو پھر سب میں حقیقی چاہیئے۔ نہ صرف حضرت عیسےٰ میں۔ کیا وجہ کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رجعت تو بروزی طور پر مہدی کے لباس میں ہو۔ اور عیسےٰ کی رجعت واقعی طور پر" (حاشیہ نزول المسیح صفحہ ۵-۴)

رجعت بروزی کے اقسام

اس رجعت بروزی کی اعلےٰ اقسام دو ہوتی ہیں۔ ایک بروز السعداء اور ایک بروز الاشقیاء۔ بروز الاشقیاء کی مثال میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسلمانوں کے متعلق یہ خبر دی کہ وہ ہمرنگ یہود بن جائیں گے۔ اور بروز السعداء کی مثال میں آیت کریمہ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کا ہمرنگ قرار دیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور انبیاء سابقین کا بروز ہونا اسی رجعت بروزی کی ایک اعلےٰ شق ہے۔ جس کا ذکر سورۂ فاتحہ۔ اور قرآن مجید کے بعض دیگر مقامات میں آتا ہے۔ اور جن سے ظاہر ہے۔ کہ وجود بروزی اپنے اصل کی پوری تصویر ہوتا ہے۔ اور وہ خوبو رنگ اور روپ میں اس سے کبھی جُدا نہیں ہوتا۔ لیکن ڈاکٹر اقبال یہ فرماتے ہیں کہ

"بروز ہر حال میں اپنے اصل سے ایک علیحدہ شے ہوگی"

اسی سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ نہ انہیں مسئلۂ بروز کا علم ہے۔ نہ رجعت بروزی کی فلاسفی سے اطلاع ہے۔ نہ بروز کی شرائط ضروریہ کو وہ جانتے ہیں۔ اور نہ انہیں یہ پتہ ہے۔ کہ رجعت بروزی کی تصدیق نہ صرف کتب سابقہ۔ بلکہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے بھی ہوتی ہے۔ غرض وہ اسلام کے اس مشہور عقیدہ کے متعلق معمولی اور سطحی واقفیت بھی نہیں رکھتے۔ مگر تعجب ہے۔ اعتراض وہ اس انسان پر کرتے ہیں جس کے سامنے وہ طفل مکتب کی حیثیت بھی نہیں رکھتے۔

مسئلۂ بروز پر ڈاکٹر اقبال کا دُوسرا اعتراض

دُوسرا اعتراض ڈاکٹر اقبال کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بروزیت پر یہ ہے۔ کہ چونکہ بروز کا مسئلہ کسی طرح ان کی عقل میں نہیں سما سکتا۔ اس لئے ان کے نزدیک اگر اس لفظ کے "آرین مفہوم کے مطابق اس کے معنی اصل کا تجسد قرار دے لیں۔ تو یہ استدلال معقولیت اختیار کر لیتا ہے۔" لیکن اس صورت میں بالفاظ ڈاکٹر اقبال ایسا شخص "نقاب پوش مجوسی ثابت ہوگا"

مجوسی عقائد سے ناواقفیت

اوّل تو یہ کسی طرح صحیح نہیں۔ کہ بروز اور تناسخ کا ایک ہی مفہوم ہے۔ لیکن بفرض محال اگر اسے درست تسلیم کر لیا جائے۔ تو اس عقیدہ کا بانی "نقاب پوش مجوسی" کس طرح ثابت ہو سکتا ہے۔ جبکہ مجوسی تناسخ کے عقیدہ کے قائل ہی نہیں۔ بلکہ ان کا یقین ہے۔ کہ انسان کی زندگی دو حصوں میں منقسم ہے۔ ایک حصہ وہ ہے۔ جو انسان اس جہان میں گزارتا ہے۔ اور دوسرا حصہ وہ ہے۔ جو اگلے جہان میں گزارے گا۔ مگر دوسری زندگی کے اچھا یا بُرا ہونے کا دارومدار اس زندگی کے اعمال کے اچھا یا بُرا ہونے پر منحصر ہے۔ وہ جزا و سزا کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ موت کے بعد تمام انسانی اعمال کا محاسبہ ہوگا۔ اسی طرح دوزخ اور بہشت پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ مگر ڈاکٹر اقبال یہ بتاتے ہیں۔ کہ مجوس یعنی زرتشت مذہب کے پیرو عقیدۂ تناسخ کے قائل ہیں۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ ڈاکٹر اقبال اپنی کوتاہ علمی کی نقاب کشائی کا اب پُورے زور سے تہیہ کئے بیٹھے ہیں۔ اور جوشِ غضب میں وہ ہر اس بات کو ٹھکرانے کے درپے ہیں۔ جو دانائی اور شعور کی حامل ہو۔

تناسخ اور بروز میں فرق

درحقیقت تناسخ اور بروز میں بہت بڑا فرق ہے۔ مگر افسوس ڈاکٹر اقبال نے اصطلاحاتِ اسلامی سے ناواقف ہونے کی وجہ سے اسے سمجھا تک نہیں۔ تناسخ اس امر کو کہتے ہیں۔ کہ ایک ہی رُوح کسی دُوسرے جسم میں حلول کرے۔ لیکن بروز اس امر کو کہتے ہیں۔ کہ ایک شخص کے خواصِ روحانیہ کسی دُوسرے شخص میں بطور انعکاس داخل ہوں۔ پس اسلامی نقطۂ نگاہ کے ماتحت مردے دُنیا میں ہرگز واپس نہیں آسکتے۔ البتہ ان کی خوبو رکھنے والے۔ اور ان کی صفات کے مظہر انسان پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور اسی کو بروز کہا جاتا ہے۔ لیکن تناسخ میں پہلی روحوں کا دوبارہ کسی اور رنگ میں دُنیا میں آنا تسلیم کیا جاتا ہے۔ اور یہ بالکل اسلامی تعلیم کے خلاف عقیدہ ہے۔ پھر تناسخ میں مورد تناسخ اصل اور صاحب تناسخ کالعدم مانا گیا ہے۔ لیکن بروز میں مورد بروز ظل اور صاحب بروز اصل قرار پاتا ہے۔

غرض تناسخ اور بروز میں تین امتیازی نشانات ہیں۔

اول۔ کسی آدمی کا کسی گذشتہ آدمی کی خو بو اور طبیعت پر ظاہر ہونا بروز کہلاتا ہے۔ لیکن ایک ہی روح کا مختلف شکلوں میں بار بار واپس آنا تناسخ کہلاتا ہے۔

دوم۔ بروز میں صاحب بروز اور مورد بروز روحانی حقیقت کے لحاظ سے ایک ہی ہوتے ہیں۔ اور ان میں غیریت نہیں ہوتی۔ لیکن تناسخ میں صاحب تناسخ اور مورد تناسخ بجائے روحانی حقیقت کے لحاظ سے ایک ہونے کے وجودی حقیقت کے لحاظ سے ایک ہوتے ہیں۔

سوم۔ بروز میں مورد بروز بحکم نفی وجود کا رکھتا ہے۔ لیکن تناسخ میں صاحب تناسخ کا وجود اور مورد تناسخ کا وجود اصل وجود مانا جاتا ہے۔

پس بروز اور تناسخ میں بہت بڑا فرق ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر دنیا میں آنا بروزی رنگ میں ہے نہ کہ تناسخ کے رنگ میں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس رنگ میں بروز ہونے کا دعویٰ فرمایا

چونکہ یہ ایک بہت بڑی غلط فہمی تھی۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس کا بھی ازالہ کیا۔ اور فرمایا۔

"اگرچہ میں نے اپنی بہت سی کتابوں میں اس بات کی تشریح کر دی ہے۔ کہ میری طرف سے یہ دعوے کہ میں عیسیٰ مسیح ہوں۔ اور نیز محمد مہدی ہوں۔ اس خیال پر مبنی نہیں ہے کہ میں درحقیقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں اور نیز درحقیقت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں۔ مگر پھر بھی وہ لوگ جنہوں نے غور سے میری کتابیں نہیں دیکھیں۔ وہ اس شبہ میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ کہ گویا میں نے تناسخ کے طور پر اس دعوے کو پیش کیا ہے اور گویا میں اس بات کا مدعی ہوں۔ کہ سچ مچ ان دو بزرگوں کی روحیں میرے اندر حلول کر گئی ہیں۔ لیکن واقعی امر ایسا نہیں ہے۔ بلکہ اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ آخری زمانہ کی نسبت پہلے نبیوں نے یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ وہ ایک ایسا زمانہ ہوگا۔ کہ جو دو قسم کے ظلم سے بھر جائے گا۔ ایک ظلم مخلوق کے حقوق کی نسبت ہوگا۔ اور دوسرا ظلم خالق کے حقوق کی نسبت۔ مخلوق کے حقوق کی نسبت یہ ظلم ہوگا۔ کہ جہاد کا نام رکھ کر نوع انسان کی خونریزیاں ہونگی یہاں تک کہ جو شخص ایک بے گناہ کو قتل کرے گا۔ وہ خیال کرے گا۔ کہ گویا وہ ایسی خونریزی سے ایک ثواب عظیم حاصل کرتا ہے ...... خدا نے آسمان پر اس ظلم کو دیکھا۔ اس لئے اس نے اس کی اصلاح کے لئے حضرت عیسیٰ مسیح کی خو اور طبیعت پر ایک شخص کو بھیجا۔ اور اس کا نام اسی طور سے مسیح رکھا۔ جیسا کہ پانی یا آئینہ میں ایک شکل کا جو عکس پڑتا ہے۔ اس عکس کو مجازاً کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ فلاں شخص ہے۔ کیونکہ یہ تعلیم جس پر اب ہم زور دیتے ہیں۔ یعنی یہ کہ اپنے دشمنوں سے پیار کرو۔ اور خدا کی مخلوق کی عموماً بھلائی چاہو۔ اس تعلیم پر زور دینے والا وہی بزرگ نبی گزرا ہے۔ جس کا نام عیسیٰ مسیح ہے ...... اور دوسری قسم ظلم کی جو خالق کی نسبت ہے۔ وہ اس زمانہ کے عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ جو خالق کی نسبت کمال غلو تک پہونچ گیا ہے ...... سو یہ حق تلفی خالق کی ہے۔ اور اس حق کے قائم کرنے کے لئے اور توحید کی عظمت دلوں میں بٹھانے کے لئے ایک بزرگ نبی ملک عرب میں گزرا ہے۔ جس کا نام محمد اور احمد تھا۔ خدا کے اس پر بے شمار سلام ہوں ...... سو اس وقت خدا نے جیسا کہ خلقی عیب کے تلف کے لحاظ سے میرا نام مسیح رکھا۔ اور مجھے خو اور بو اور رنگ اور روپ کے لحاظ سے حضرت عیسےٰ مسیح کا اوتار کر کے بھیجا۔ ایسا ہی اس نے حقوق خالق کے تلف کے لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد رکھا۔ اور مجھے توحید پھیلانے کے لئے تمام خو اور بو اور رنگ اور روپ اور جامہ محمدی پہنا کر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اوتار بنا دیا۔ سو میں ان معنوں کے لحاظ سے عیسےٰ مسیح بھی ہوں۔ اور محمد مہدی بھی"

(ضمیمہ رسالہ جہاد صفحہ ۵ تا ۷ ملخصاً)

بالواسطہ بروز اور مستقل بروز

یہ وہ حقیقت ہے۔ جس کے لحاظ سے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مسیح ناصری اور سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بروز ہونے کا دعوےٰ کیا۔ لیکن یہ فرق پھر بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ بروز محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام محمدی چادر کے نیچے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے تابع ہیں۔ یعنی جو کچھ آپ کو فیضان حاصل ہوا۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کی وجہ سے حاصل ہوا۔ جیسا کہ آپ کا الہام کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علم وتعلم اس کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ لیکن حضرت مسیح ناصری یا دیگر انبیاء علیہم السلام کا بروز ہونے میں آپ ہرگز ان کے امتی نہیں۔ ان حوالجات سے یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ تناسخ اور بروز میں کیا فرق ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کس مفہوم میں انبیاء سابقین کے بروز ہونے کا دعوے فرمایا۔ اگر ڈاکٹر اقبال اس حقیقت کو جانتے تو بلا وجہ اعتراض کر کے اپنی فضیحت و رسوائی کا سامان پیدا نہ کرتے۔

بمبئی میں جماعت احمدیہ کے افراد سے احرار کا انسانیت سوز سلوک

۱۲ مارچ ایک غریب الوطن احمدی بھائی کا معصوم بچہ جس کی عمر قریباً سوا سال تھی تقضائے الہی سے فوت ہو گیا۔ احمدی احباب نے ملکر جنازہ اٹھایا جب قبرستان میں جنازہ پہونچا۔ تو وہاں کئی غیر احمدیوں نے جو اس ارادے سے پہلے سے وہاں جمع ہو گئے تھے۔ جنازے کی تدفین میں مداخلت کی۔ اور سرکاری ملازم قبرستان کو کہا کہ ہم یہ جنازہ یہاں دفن نہ ہونے دیں گے۔ یہ لوگ مسلمان نہیں بلکہ کافر ہیں۔ (نعوذ باللہ من ذالک) احمدی دوست یہ دیکھ کر حیران رہ گئے۔ وہ مرحوم بچے کے والدین کے غم میں شریک تھے۔ اور ہر ایک یہی غم محسوس کر رہا تھا۔ کہ غیر احمدیوں کے اس غیر متوقع سلوک سے دوچار ہونا پڑا۔ اس دوران میں کافی لوگ جمع ہو گئے۔ اور جب دیکھا گیا کہ غیر احمدیوں نے اپنے اخلاق تعصب۔ حسد بغض اور کینہ کا کافی مظاہرہ شروع کر دیا ہے۔ تو پولیس کو اطلاع دی گئی۔ صاحب کمشنر پولیس بہادر مع چند انسپکٹران و سب انسپکٹران اور متعدد کانسٹیبل موقعہ پر تشریف لے آئے۔ اور پولیس نے بھی اس واقعہ پر بہت حیرت کا اظہار کیا۔ اور غیر احمدیوں کو بہتیرا سمجھایا مگر غیر احمدی قاضی و علماء نے درپردہ لوگوں کو کافی مشتعل کر رکھا تھا۔ اور صاحب کمشنر پولیس کے سمجھانے کے باوجود قاضی صاحب و دیگر علماء غیر احمدیاں نے اس امر پر اصرار کیا۔ کہ قادیانی لوگ الگ قبرستان میں دفن ہوں۔ اس بحث و تمحیص میں صاحب کمشنر نے استفسار کیا کہ یہ لوگ مسلمان نہیں کوئی غیر احمدی عالم واضح اور قطعی طور پر یہ دعوے نہ کر سکا۔ کہا تو صرف یہ کہ چونکہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے قبرستان جدا جدا ہیں۔ مثلاً کھوجہ (آغا خانی) بوہرہ شیعہ۔ وہابی۔ میمن وغیرہ قوموں کے قبرستان الگ الگ ہیں۔ اس لئے قادیانی لوگوں کا بھی الگ قبرستان ہو۔ ہمارے قبرستان میں دفن نہیں ہو سکتے وغیرہ وغیرہ۔ اسی دوران میں کافی احتجاج ہو گیا۔ اور بالآخر صاحب کمشنر پولیس نے بمبئی میونسپلٹی کے توسل سے ایک الگ قطعہ زمین فی الفور احمدیوں کے لئے حاصل کر لیا۔ اور پولیس کی کافی جمعیت کے ساتھ جنازہ وہاں لے جاکر دفن کیا گیا۔

پولیس کے ذمہ دار افسر اگر چاہتے تو اس سے بہتر طور پر انصاف قائم کر سکتے۔ اور شوریدہ سر لوگوں کو دبا سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے اسی قدر کرنا کافی سمجھا۔ اس واقعہ سے جہاں غیر احمدیوں نے اپنے اخلاق اور بغض کا مظاہرہ کر کے غیر مسلم لوگوں کے سامنے اپنے مذہب کی رواداری کا ثبوت بہم پہونچایا۔ وہاں احمدیہ انجمن کو تعلیم یافتہ پبلک کی دلی ہمدردی حاصل ہو گئی۔ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ احمدیہ انجمن کے افراد کو ایک مخصوص زمین قبرستان کے طور پر تفویض کیا جائے۔ اس واقعہ میں مخالفین قریباً تمام شمالی ہند اور مالابار کے باشندے تھے۔ یا وہ جو یہاں ان کے زیر اثر ہو گئے۔ اور احمدیت کے متعلق کوئی صحیح واقفیت نہیں رکھتے۔ تعلیم یافتہ طبقے کا کوئی ایسا شخص نہیں تھا۔ جو احمدیت کی تعلیم سے ضروری واقفیت رکھتا ہو۔ چونکہ شریر اور خود غرض لوگ یہاں بھی پہونچ چکے ہیں۔ اور عام طور پر یہاں کے اخبارات ہلال وغیرہ میں ہمارے خلاف جھوٹے اور بے سر و پا مضامین نکلتے رہتے ہیں۔ اور جلسوں کے ذریعہ سے بھی اسی قسم سادہ لوح ناواقف پبلک کو اکساتے رہتے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ بمبئی گورنمنٹ اور صاحب کمشنر پولیس بہادر ایسے شریر لوگوں کو اپنی نظر میں رکھیں۔ اور ہر ممکن طریق سے ان کے امن شکن اور دلآزار طریقوں کو روکیں۔ امید ہے کہ حکومت ہند اور حکومت بمبئی کے ارکان ضرور اس طرف توجہ فرمائیں گے۔ اور انصاف امن اور قانون کو قائم کریں گے۔

خاکسار بشیر احمد حامد از بمبئی

عدالتِ عالیہ کلکتہ کا ایک اہم فیصلہ اور مسئلہ خلع

قانون دان طبقہ کی رائے

اسلامیانِ ہند کی بدقسمتی سے قانون دان طبقہ کی اب تک یہ رائے ہے۔ کہ شرع اسلام میں عورت کو سوائے دو وجوہات کے جن کے ذکر کرنے کی اس جگہ ضرورت نہیں۔ لیکن جن کی موجودگی اگر ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے۔ اور کسی بناء پر خلع حاصل کرنیکا حق نہیں ہے یہ اسی خیال کا نتیجہ ہے۔ کہ بعض عورتوں کو وکلاء کے مشورہ پر ارتداد کا شرمناک ڈھونگ رچانا پڑتا ہے۔ تاکہ وہ اپنے خاوندوں سے رہائی حاصل کریں۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ برطانوی ہند کی عدالتوں میں ہر سال قریبًا ۰۰۵ مقدمات ایسے ہوتے ہیں۔ جن میں ارتداد کی آڑ میں بیویاں اپنے خاوندوں سے علیحدگی اختیار کرتی ہیں۔

مجلس آئین ساز سے خلع کا قانون بنوانے میں قباحت

اس خطرہ کو محسوس کرتے ہوئے بعض سیاسی حلقوں میں یہ خیال ظاہر کیا جارہا ہے۔ کہ آئین ساز مجلس ہند سے ایسا قانون نافذ کرایا جائے جس سے عورت کو خلع کا حق حاصل ہوجائے لیکن اس میں یہ قباحت ہے۔ کہ جاہل پیر اور علماء سو مداخلت فی الدین کے آوازے کس کر عوام الناس کو اشتعال دلائینگے۔ دوسرے غیر مسلم اصحاب یہ گمان کرنے میں حق بجانب ہونگے کہ غالبًا باقی مذاہب کے معتقدوں کی طرح اہلِ اسلام کو بھی اپنے دین میں کوئی نقص یا کمی محسوس ہوئی ہے جس کو دور کرنے کے لئے اب نیا قانون وضع کرنے کی ضرورت پیش آرہی ہے۔

لیکن خدا کا شکر ہے۔ کہ اب ایسے قانون کے وضع کرانیکی ضرورت نہیں رہی۔ کیونکہ سرکردہ قانون دان فاضل مصنف و بلند پایہ فقہاء اور قابل جج جنہوں نے فقہ محمدی کی مشہور کتابوں کا مطالعہ کیا ہے۔ اس رائے کا بڑے وثوق سے اظہار کررہے ہیں۔ کہ شرع محمدی کی رو سے مسلم عورت کئی ایک وجوہات کی بناء پر خلع حاصل کرسکتی ہے۔ اور بعض غیر مسلم مصنفوں کی رائے کہ خلع کا حق قریبًا نہ ہونے کے برابر ہے۔ کمی علم پر مبنی ہے۔

ایک لطیف اور اہم فیصلہ

چنانچہ حال میں عدالتِ عالیہ کلکتہ نے حق خلع کے متعلق ایک لطیف اور اہم فیصلہ صادر کیا ہے جس کا ترجمہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ اب قانون دان اصحاب مظلوم بیویوں کو ارتداد کا شرمناک گر سکھلانے سے احتراز کرینگے۔ اور اس فیصلے سے جو برطانوی ہند کی عالی رتبہ عدالت نے صادر کیا ہے۔ پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرینگے۔

یہ فیصلہ ۵۲ آل انڈیا رپورٹرز کلکتہ سیریز صفحہ ۱۰۸ پر شائع ہوا۔

فیصلہ جسٹس مستر۔ جو سوال اس اپیل نے اٹھایا ہے۔ وہ خاص اہمیت کا ہے۔ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اپیلانٹ اس مقدمہ میں جو مسماۃ بیتی کلمان بی بی مدعیہ مسئول علیہ نے اپنے نکاح ہمراہ اپیلانٹ کے تنسیخ کے متعلق کیا مدعا علیہ تھا۔ وجوہات جن پر درخواست کا انحصار کیا گیا تھا۔ یہ ہیں۔

(۱) برے سلوک اور مارپیٹ کرتے رہنے کے بعد آخر کار اس کو گھر سے نکال دیا گیا۔ یعنی ظلم۔

(۲) گھر سے نکال دینے کے بعد خاوند نے اسکو واپس لانے میں اور گزارہ کا بندوبست کرنے میں کوتاہی کی یہ وہ وجوہات ہیں جن کی بناء پر اس دعوے کی بنیاد رکھی گئی۔

جواب یہ تھا کہ تنسیخ نکاح کی درخواست شرع محمدی اور رواج کے رو سے قابل پذیرائی نہیں۔ مزید براں دعوے کی تردید میں ظلم کرنے کے الزام سے انکار کیا گیا۔ مدعا علیہ کی طرف سے اصل معاملہ یہ بتلایا گیا۔ کہ اس کا خسر دیگر اشخاص کے ناجائز اثر کے ماتحت ہے۔ ان میں ایک شخص کے ساتھ وہ اپنی دختر کے رشتہ کے متعلق عہد و پیمان کررہا ہے۔ لہذا مدعیہ کو اسکے باپ نے اپنے گھر میں روک رکھا ہے۔ علاوہ ازیں تردید دعویٰ میں کہا گیا۔ کہ مدعا علیہ مدعیہ کو خانہ خود میں آباد رکھنے اور گزارہ دینے کو تیار ہے۔ فریقین کی شہادت لینے کے بعد فاضل ڈسٹرکٹ جج مندرجہ ذیل نتائج پر پہونچا۔

(۱)۔ ہمیشہ کے ظلم اور زدوکوب کے باعث زوجہ مذکور کو مجبورًا مدعا علیہ کا گھر ترک کرنا پڑا۔

(۲) مدعا علیہ نے اسکے گزارہ کا بندوبست نہیں کیا تھا۔ پس اس لئے مدعیہ کو ڈگری دی ہے۔ لہذا یہ اپیل ہے۔

مسٹر چکرابرتی کی بحث

اپیل میں مسٹر چکرابرتی نے یہ بحث کی ہے۔ کہ خاوند کی علیحدگی اور ظلم کی بناء پر اس محمڈن لاء کے تحت جسکا ہندوستان میں نفاذ کیا جاتا ہے نکاح فسخ نہیں کیا جاسکتا۔ مزید براں یہ اصرار کیا گیا ہے کہ اگر ظلم کافی وجہ تنسیخ نکاح ہو۔ تو ظلم اس قسم کا ہونا چاہیئے۔ جس کو قانون ظلم قرار دے۔ نہ جس قسم کا ظلم اس مقدمہ میں ثابت کیا گیا ہے۔ پھر کہا گیا ہے۔ کہ وہ علیحدگی جس کو شرع محمدی تسلیم کرتی ہے۔ عمل میں نہیں آئی۔ اگلی وجہ یہ ہے۔ کہ خاوند کی پیشکش پر غور نہیں کیا گیا۔ اس لئے ڈگری شرع محمدی کے احکامات کے خلاف ہے۔ مسٹر چکرابرتی یہ عذر بھی اٹھانا چاہتے ہیں۔ کہ فاضل ڈسٹرکٹ جج کو بحیثیت عدالت ابتدائی درخواست کی سماعت کا اختیار حاصل نہ تھا۔ ہم اس اپیل کے حالات کے ماتحت یہ درست نہیں سمجھتے۔ کہ اس نکتہ کو پہلی دفعہ اپیل ہذا میں اٹھانے کی اجازت دی جائے۔ یہ سچ ہے۔ کہ یہ قانونی عذر ہے اور ڈسٹرکٹ جج کے اختیار سماعت کا سوال ہے۔ اور معاملہ کی بنیاد پر اثر انداز ہوتا ہے۔ تاہم عدالت اسے اپیل کو ان امور کی سماعت جن کی ماتحت عدالت میں جانچ پڑتال نہ ہوئی ہو۔ حتے الوسع کم کرنی چاہیئے۔ اس معاملہ کے متعلق اور کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

آیا ظلم یا علیحدگی تنسیخ نکاح کے دعویٰ کی وجہ بن سکتی ہے

اصل بات ہمارے غور طلب یہ ہے۔ کہ شرع محمدی کی کتابوں کے بعض اصل مضمونوں کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ آیا ظلم یا علیحدگی بیوی کے تنسیخ نکاح کے دعویٰ کی وجہ بن سکتے ہیں۔ اپیلانٹ کی طرف سے یہ بحث کی گئی ہے۔ کہ وہ وجوہات جن کی بناء پر تنسیخ کی اجازت دیجاسکتی ہے۔ ان کا سر ڈین شاہ ایف ملا نے اپنی کتاب "پرنسپلز آف محمڈن لا" طبع دوم کے صفحہ ۲۰۹ میں ذکر کیا ہے۔

"خاوند میں قوتِ رجولیت کا فقدان ایسی وجہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ بیوی کو حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ طلاق حاصل کرنے کا دعوے کرے"

آرٹیکل ۱۸۱ میں فاضل مصنف بیان کرتا ہے

"بیوی اور کسی بناء پر عدالتی طلاق حاصل نہیں کرسکتی۔ مثلًا خاوند کی ازدواجی بیوفائی یا عدم طاقت پرورش یا ظلم" قانون کے اس مسئلہ کے متعلق کہ پرورش کرنے کی طاقت نہ رکھنا بیوی کے تنسیخ نکاح کے دعویٰ کی بنا نہیں ہوسکتی۔ فاضل مصنف "بیلیز ڈائی جیسٹ آف محمڈن لا" طبع ثانی صفحہ ۱۴۴ کی ایک عبارت کا حوالہ دیتا ہے۔ عبارت یہ ہے

"ایک آدمی کو اپنی بیوی سے اس بناء پر علیحدہ نہیں کیا جاسکتا۔ کہ اس میں اس کے کفیل ہونے کی طاقت نہیں ہے۔ لیکن جج کو یہ اختیار ہے۔ کہ بیوی کو یہ ہدایت کرے۔ کہ اپنے گزارہ کے لئے خاوند کی ذمہ واری پر قرضہ برداشت کرے۔ اور اگر جج انکی جدائی کی ڈگری صادر کردے۔ تو ڈگری جائز نہ ہوگی۔ اور اگر کوئی دوسرا جج اجازت بھی دیدے۔ تو وہ غیر مؤثر ہوگی۔ کیونکہ یہ کسی جج کے اختیار میں نہیں ہے۔ کہ ایسی ڈگری صادر کرے۔ وجہ آگے بیان کیجا چکی ہے۔ کہ خاوند کا بیوی کے گزارہ کی طاقت نہ رکھنا فریقین کو جدا کرنے کا کافی سبب نہیں ہے"

لیکن بموجب دریافت فاضل جج اس مقدمہ میں کچھ مزید امر پایا جاتا ہے۔ محض گزارہ دینے کی طاقت نہ ہونے کا سوال نہیں ہے

فاضل جج کی تحقیق

فاضل جج کی تحقیقات اس کے اپنے الفاظ میں یہ ہے۔

(۱) مدعا علیہ عام طور پر مدعیہ سے بدسلوکی سے پیش آتا رہا ہے۔ اور جسمانی ظلم روا رکھتا رہا ہے۔ بالآخر چار سال ہوئے (باوجودیکہ اس وقت وہ حاملہ تھی) اس نے سخت زدوکوب کے بعد اس کو اپنے گھر سے نکال دیا۔

اور اس کے بعد اس نے اس کو واپس لانے کی کبھی کوشش نہیں کی۔ اور نہ گذارہ کا بندوبست کیا ہے۔

ان واقعات کے دریافت پر علیحدگی ثابت ہے۔ اس طرف علیحدگی کے ساتھ ظلم جمع ہے (یہ مدعیہ کے گواہان کے بیانات سے جن کو باور نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ظاہر ہے) ہم خیال کرتے ہیں۔ کہ اس نظریہ کے مطابق جو مسلم فقہاء متاخرین کا ہے۔ مدعیہ کو بنا دعویٰ حاصل ہے۔ سید امیر علی کی محمڈن لاء جلد دوئم صفحہ ۵۲۰ پر فاضل مصنف وہ وجوہات دیتا ہے۔ جن کی بنا پر ایک بیوی خلع کی حقدار ہوتی ہے۔ وہ یہ کہتا ہے۔

خلع کی وجوہات

ایک بیوی ازاں جملہ مندرجہ ذیل وجوہات کے بنا پر خلع حاصل کر سکتی ہے۔ اس کی دسویں وجہ یہ ہے "جب وہ (خاوند) اس (بیوی) کے ساتھ عام طور پر ظالمانہ سلوک کرے۔ یا جب خاوند بیوی کو زدوکوب کرنے یا جسمانی ضرب پہنچانے یا دھمکی دینے کا عادی ہو۔ حنفیوں کے نظریہ کے مطابق خاوند میں گذارہ دینے کی طاقت نہ ہونا ایسی وجہ نہیں ہے۔ کہ بیوی خلع کا مطالبہ کر سکے جب خاوند کے پاس ذرائع موجود نہ ہوں۔ اور وہ اپنا اور اپنی بیوی کے گذارہ کا بندوبست کر سکے۔ اور دیدہ دانستہ ایسا کرنے سے انکار کرے۔ اور بیوی سے بے اعتنائی ظاہر کرے۔ تو صرف اس صورت میں وہ خلع طلب کرنے کی حق دار ہوتی ہے۔ قاضی یا جج کو اختیار ہے۔ کہ اگر یہ انکار یا بے اعتنائی دیدہ دانستہ اور ناواجب ہو۔ تو خلع کو منظور کر لے۔

ہم خیال کرتے ہیں۔ کہ سید امیر علی کی کتاب کے اس اظہار قانون کو مدنظر رکھتے ہوئے دعویٰ مدعیہ منظور کیا جا سکتا ہے۔ جب ڈسٹرکٹ جج کو معلوم ہو گیا۔ کہ بیوی کی پرورش کرنے سے عمداً تغافل اور ظلم ہوا ہے۔ تو اس کا اختیار تھا۔ کہ دعویٰ منظور کرتا۔ اس نظریہ کی تائید اس عبارت سے بھی ہوتی ہے جس کا حوالہ مسٹر ولسن نے اپنی مشہور و معروف کتاب اینگلو محمڈن لاء میں دیا ہے۔ وہ عبارت ہیملٹنز ڈائی جسٹ آف محمڈن لاء طبع ثانی صفحہ ۳۰۶ سے اخذ کی گئی ہے۔ فاضل مصنف یہ کہتا ہے۔

"جب شادی شدہ فریقین میں اختلاف ہو۔ اور وہ اس بات سے ڈریں۔ کہ وہ حدود اللہ کو قائم نہیں رکھ سکیں گے۔ یا بالفاظ دیگر وہ ان فرائض کو ادا نہیں کر سکیں گے۔ جو ازدواجی رشتہ کی وجہ سے ان پر عائد ہوتے ہیں۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ کہ عورت خاوند کو کچھ مال فدیہ میں دے۔ جس کے بدل میں خاوند نے اس کو خلع دینا ہے۔ اور جب وہ یہ کر لیں۔ تو قطعی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ اور عورت جائداد دینے کی ذمہ دار ہو جاتی ہے لیکن جب کراہیت خاوند کی طرف سے ہو۔ تو اس کے لئے خلع کے بدل میں اس (عورت) سے کچھ لینا جائز نہیں ہے"

مسٹر ولسن کی رائے

ان جملوں کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر ولسن اپنی کتاب اینگلو محمڈن لاء طبع ششم صفحہ ۱۴۵ میں یہ لکھتا ہے۔

جہاں تک خاوند کے ظلم یا بدکاری کی وجہ سے بذریعہ عدالت خلع حاصل کرنے کا تعلق ہے۔ "ھدایہ" اور فتاویٰ عالمگیری خاموش ہیں۔ سوائے اس کے کھینچ تان کر یہ ایک واحد اظہار بیان کا مطلب سمجھا جائے۔ جو موخر الذکر کے اس انتخاب میں آیا ہے جس کا بیلی نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ طبع ثانی صفحہ ۳۰۶" اس پر وہ اس عبارت کا حوالہ دیتا ہے۔ جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ وہ حوالہ نقل کرنے کے بعد فاضل مصنف یوں فرماتا ہے۔

"اگر اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ قاضی کا فرض یا اختیار ہے۔ کہ بیوی کے مطالبہ پر خاوند کو مجبور کرے۔ کہ وہ اس کو خلع دے۔ تو لازمی طور پر اس کے آگے فرض کرنا پڑتا ہے۔

(۱)۔ کہ وہ ایسی ڈگری محض نہ مٹنے والے اختلاف یا ناموافقت پر دے سکتا ہے۔ (خواہ حقیقی ظلم یا عقدی فرض کا نہ ٹوٹنا پایا جاتا ہو)

(۲)، کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق وہ رقم مقرر کر سکتا ہے۔ جس کے بدل میں عورت اپنی آزادی خرید سکتی ہے۔ اگر یہ اصول تسلیم کر لیا جائے۔ تو طلاق کے معاملہ میں ایک حد تک عورت کی حیثیت مرد کی حیثیت کے مشابہ ہو جائیگی لیکن یہ نکتہ عدالتی فیصلہ کے لئے پہلے کبھی اس طرز میں پیش نہیں ہوا۔

اس کے بعد فاضل مصنف برما کے ایک مقدمہ یعنی خلیل الرحمٰن بنام میراں بی بی کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ اس میں وہ شرائط جن کی بنا پر خلع حاصل کیا جا سکتا ہے۔ بہت وسیع ظاہر کی گئی ہیں۔ جن میں ظلم کا معمول کے طور پر روا رکھنا اور شاید علیحدگی اور بے اعتنائی شامل ہیں۔

اپیل خارج

مسلم فقہاء متاخرین (جن میں سید امیر علی شامل ہیں) کے نظریہ اور اس رائے کو جس کا ہیملٹنز ڈائی جسٹ آف محمڈن لاء کے صفحہ ۳۰۶ (طبع ثانی) پر اظہار کیا گیا ہے۔ مدنظر رکھتے ہوئے۔ ہم یہ واجب خیال کرتے ہیں۔ کہ یہ قرار دیں۔ کہ اگر ظلم کے ساتھ علیحدگی شامل ہو جائے۔ جیسا کہ موجودہ صورت میں ہوا ہے۔ تو بیوی کی استدعا پر تنسیخ نکاح کا دعویٰ چل سکتا ہے۔

لہٰذا ہم خیال کرتے ہیں۔ کہ اپیل کو خارج کرنا ضروری ہے۔

جسٹس پیٹرسن — میں متفق ہوں۔

حارث سیالکوٹی حال دوآبہ بست جالندھر

نوماہی بجٹ کو پورا کرنے والی جماعتیں

انجمن احمدیہ چندوسی اور صدر نجح دوڑ محل نے اپنا نوماہی بجٹ پورا کر دیا ہے۔ نیز جماعت احمدیہ سرگودھا نے اپنے نوماہی بجٹ کا ۸۰/۰ فیصدی چندہ ادا کر دیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اس سے قبل جو فہرستیں شائع ہوئی ہیں۔ ان میں ان جماعتوں کے نام غلطی سے رہ گئے تھے

(ناظر بیت المال۔ قادیان)

قادیان میں احمدی رنگریز کی ضرورت

قادیان میں ایک احمدی رنگریز کی ضرورت ہے۔ جو دری بافوں کے لئے سوت رنگ سکے۔ خواہشمند احباب معہ تصدیق مقامی امیر یا پریذیڈنٹ اپنی درخواست بھیج دیں۔

خاکسار:- غلام مجتبیٰ جنرل پریذیڈنٹ لوکل انجمن احمدیہ۔ قادیان

خریداران الفضل کو ضروری اطلاع

۲ اپریل کو وی پی ڈاکخانہ میں دیدیئے جائیں گے

حسب ذیل خریداران الفضل کا چندہ ۱۵ مارچ ۳۶ء سے ۱۵ اپریل ۳۶ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام ۲ اپریل کو وی پی ارسال ہونگے۔ جنہیں وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ عدم وصولی کی صورت میں اخبار بند ہو جائیگا جو دوست بذریعہ منی آرڈر قیمت بھیجنا یا حساب فہمی کے لئے خط لکھنا چاہتے ہوں۔ یا کوئی اور اطلاع دینا چاہتے ہوں۔ وہ خیال رکھیں۔ کہ ایسی اطلاع یکم اپریل تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئے۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔

مینیجر

نمبر خریداری — نام

۱۔ میاں غلام حسین صاحب
۴۳۔ مرزا برکت علی صاحب
۸۹۔ ڈاکٹر محمد منیر صاحب
۱۳۰۔ میاں محمد یوسف صاحب
۱۳۲۔ محمد عبد اللہ صاحب
۱۸۱۔ منشی غلام حیدر صاحب
۲۰۳۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب
۲۱۰۔ ماسٹر خیر الدین صاحب
۲۱۳۔ محمد عثمان صاحب
۲۶۷۔ میاں محمد غوث صاحب
۳۰۳۔ مولوی کرم داد صاحب
۳۲۵۔ ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب
۳۹۔ نواب اکبر یار جنگ صاحب
۳۶۵۔ منشی حامد حسین صاحب
۳۸۷۔ شیخ قدرت اللہ صاحب
۴۰۷۔ سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب
۸۱۷۔ فخر الاسلام صاحب
۸۲۰۔ محمد ایوب صاحب
۹۱۹۔ ملک رسول بخش صاحب
۹۳۰۔ مولوی غلام رسول صاحب
۱۰۵۱۔ ماسٹر محمد پریل صاحب
۱۱۵۳۔ عبد الغفور صاحب
۱۲۷۸۔ اللہ رکھا صاحب
۱۳۲۶۔ ایم محمد رفیع صاحب
۱۵۰۴۔ ایم احمد صاحب
۱۶۲۶۔ خطا محمد صاحب
۱۷۸۸۔ سید طفیل محمد صاحب
۱۹۲۱۔ صاحب علی صاحب
۲۰۱۲۔ حافظ عبد الجلیل صاحب
۲۲۴۰۔ مولوی غلام محمد صاحب
۲۳۷۶۔ محمد عبد الرشید صاحب
۲۵۳۵۔ حکیم ابو طاہر محمود صاحب
۲۵۵۶۔ محمد یوسف صاحب
۲۵۸۲۔ چوہدری نعمت خان صاحب
۲۳۸۹۔ صوفی فضل الٰہی صاحب
۳۰۴۱۔ مبارک علی صاحب
۳۰۴۳۔ منشی عبد العزیز صاحب
۳۶۱۱۔ منشی جھنڈے خان
۳۷۰۸۔ ناصر الدین صاحب
۳۹۵۷۔ محمد عزیز الدین صاحب
۴۳۸۴۔ الطاف حسین صاحب
۳۹۹۳۔ احمد صاحب احمدی
۴۱۹۱۔ قمر الدین صاحب
۴۳۳۱۔ سو مہر خان صاحب
۴۳۳۷۔ غلام قادر صاحب
۴۴۳۴۔ عبد القادر صاحب
۴۴۰۵۔ ملک محمد حنیف خان صاحب
۴۴۱۶۔ محمد حسین صاحب
۴۵۳۰۔ خدا بخش صاحب
۴۷۵۹۔ حافظ عبد السلام صاحب
۴۷۸۵۔ ڈاکٹر ایس ایم عالی صاحب
۴۷۹۱۔ رسالدار محمد یعقوب خان صاحب
۴۸۳۳۔ ایم شرف الدین صاحب
۴۸۱۶۔ علی حسن صاحب
۴۹۲۸۔ چوہدری عبد الرحیم صاحب
۵۲۷۷۔ بابو اعجاز حسین صاحب
۵۳۰۴۔ چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب
۵۴۶۸۔ ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب
۵۶۸۲۔ عبد الشکور صاحب
۵۸۵۹۔ شیخ غلام علی صاحب
۶۲۱۱۔ عبد القیوم صاحب
۶۵۹۴۔ سردار شاہ صاحب
۶۶۱۱۔ غلام قادر صاحب
۶۷۹۔ چوہدری محمد حسین صاحب
۶۷۸۶۔ عبد الرحیم صاحب
۶۸۳۸۔ نور احمد صاحب
۶۹۱۱۔ عبد الکریم صاحب
۶۹۰۳۔ اے ایچ حلیم صاحب
۷۰۷۸۔ عبد السلام صاحب
۷۱۲۱۔ محمد حسین خان صاحب
۷۱۳۲۔ رشید احمد خان صاحب
۷۱۵۴۔ خلیفہ عبد الرحیم صاحب
۷۱۸۸۔ بابو عبد العزیز صاحب
۷۲۴۳۔ نور احمد صاحب
۷۴۰۷۔ محمد علی صاحب
۷۵۴۶۔ محمد یعقوب صاحب
۷۵۵۲۔ بابو محمد حنیف صاحب
۷۵۸۹۔ خانبہادر الیس رحمۃ اللہ صاحب
۷۷۵۔ ملک نادر خان صاحب
۷۷۴۵۔ ایم ایم سلیم اکبر صاحب
۷۸۴۰۔ پیر عبد العلی صاحب
۷۹۲۳۔ بدیع الزمان صاحب
۷۹۳۸۔ عبد المجید صاحب
۷۹۴۲۔ اہلیہ شیخ حامد علی صاحب
۷۹۴۶۔ محمد اکرم صاحب
۸۰۳۰۔ محمد عبد العزیز صاحب
۸۰۳۶۔ نصیر احمد خان صاحب
۸۰۹۹۔ خانزادہ امیر اللہ خان صاحب
۸۲۶۲۔ محمد عبد الحق صاحب
۸۳۱۴۔ قاضی محمد سلیم صاحب
۸۳۱۹۔ محمد شفیع صاحب
۸۴۱۲۔ شیخ رحیم بخش صاحب
۸۴۴۲۔ مینیجر احمدیہ فرنیچر سٹور
۸۵۳۳۔ نصر اللہ خان صاحب
۸۶۷۴۔ سید محمود شاہ صاحب
۸۷۲۰۔ بابو محمد منیر صاحب
۸۸۷۰۔ محمد عبد اللہ صاحب
۸۹۷۸۔ مسلم لائبریری
۸۹۷۹۔ فتح محمد صاحب
۸۹۹۶۔ سید محبوب عالم صاحب
۹۰۱۵۔ ڈاکٹر شیخ سردار علی صاحب
۹۰۴۸۔ منشی غلام محی الدین صاحب
۹۰۹۲۔ ایم اے جلیل فیضی
۹۱۰۔ حسین بخش صاحب
۹۲۲۶۔ حاجی محمد صاحب
۹۲۴۰۔ سید زمان شاہ صاحب
۹۲۴۵۔ ملک فضل کریم صاحب
۹۲۸۶۔ سید محمد حسین صاحب
۹۲۸۷۔ غلام محمد صاحب
۹۳۰۴۔ قمر الدین صاحب
۹۳۲۳۔ غلام ہمدانی صاحب
۹۴۰۷۔ چوہدری اللہ رکھا صاحب
۹۴۴۳۔ محمد صاحب حکیم
۹۴۶۰۔ بشیر احمد صاحب
۹۴۸۲۔ خواجہ محمد شریف صاحب
۹۵۰۰۔ چوہدری محمد حسین صاحب
۹۵۰۵۔ شیخ محمد حسین صاحب
۹۵۳۴۔ راجہ محمد نواز خان صاحب
۹۶۰۱۔ شیخ اقبال الدین صاحب
۹۶۳۴۔ ڈاکٹر عبد المجید خان صاحب
۹۶۵۵۔ فضل حق خان صاحب
۹۶۵۶۔ میاں احزاب گل صاحب
۹۶۶۹۔ میاں اللہ رکھا صاحب
۹۶۷۴۔ چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
۹۷۰۷۔ مینیجر دی مسلم بارک
۹۷۰۹۔ خان ظفر الحق خان صاحب
۹۷۳۵۔ شیخ فضل حق صاحب
۹۷۴۰۔ غلام قادر خان صاحب
۹۸۵۹۔ شیخ سلطان علی صاحب
۹۸۶۱۔ احمدیہ لائبریری
۹۸۶۶۔ بیگم صاحبہ شمشاد علی صاحب
۹۸۸۷۔ چوہدری فضل احمد صاحب
۹۸۹۳۔ منشی کرم الدین صاحب
۹۹۴۴۔ چوہدری خان صاحب
۹۹۵۴۔ منشی برکت علی صاحب
۹۹۵۹۔ مولوی قمر الدین صاحب
۹۹۷۸۔ سیم عبد ... صاحب
۹۹۸۴۔ مرزا غلام سرور صاحب
۱۰۰۱۲۔ ڈاکٹر علی گوہر صاحب
۱۰۰۳۴۔ عبد الرحمٰن صاحب
۱۰۰۳۷۔ چوہدری محمد شریف صاحب
۱۰۰۶۵۔ حسن خان صاحب
۱۰۰۶۷۔ اگنز احمد صاحب
۱۰۰۷۴۔ محمد عبد اللہ صاحب
۱۰۰۹۷۔ پیر محمد زمان شاہ صاحب
۱۰۰۹۸۔ مولوی عبد السبوح صاحب
۱۰۰۹۹۔ چوہدری سید علی صاحب
۱۰۱۰۲۔ چراغ دین صاحب
۱۰۱۰۶۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب
۱۰۱۱۰۔ سید منور احمد صاحب
۱۰۱۱۴۔ عبد الحق صاحب
۱۰۱۲۵۔ چوہدری عبد اللہ صاحب
۱۰۱۵۴۔ فدا محمد صاحب
۱۰۱۶۲۔ عبد الکریم خان صاحب
۱۰۱۶۴۔ محمد ذکاء اللہ خان صاحب
۱۰۱۷۷۔ پریذیڈنٹ صاحب احمدی پور
۱۰۱۸۱۔ حکیم محمد رشید صاحب
۱۰۲۴۵۔ حافظ نور الٰہی صاحب
۱۰۲۴۹۔ ایم یعقوب خان صاحب

(باقی)

یوم التبلیغ کے موقع پر غیر مسلموں میں تقسیم کرنے کے لئے
بہترین ٹریکٹس

ایشوری گیان قرآن

اسلام کی صداقت اور قرآن کریم کی حقانیت پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خود نوشتہ مضمون جو پڑھنے والے کے دل پر اپنا اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جیبی سائز پر چھپوایا گیا ہے۔ حجم ۴۲ صفحہ مگر قیمت صرف دو روپیہ سینکڑہ۔

اسوۂ کامل

یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حقانیت اور اسوۂ حسنہ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک نہایت ہی لطیف اور روح پرور تقریر ہے۔ سکول سائز کے ۳۲ صفحات پر چھپی ہے۔ قیمت چار روپے سینکڑہ

دنیا کا ہادی

یہ جیبی سائز کے ۱۰۰ صفحوں کا رسالہ ہے اس میں اسلام اور حضرت نبی اکرم صلعم کی صداقت پر غیر مسلم عورتوں کے مضامین جمع کئے گئے ہیں۔ جو غیر مسلموں کو ضرور پڑھوانے چاہئیں قیمت صرف چار روپیہ سینکڑہ۔

اسلام اور غلامی

یہ انگریزی زبان میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے لکھا ہے۔ انگریزی دان غیر مسلموں میں تقسیم کرنے کے لئے بہترین تحفہ ہے۔ اصل قیمت ۵ر مگر اس موقعہ کے لئے ۴ر

موجودہ بائیبل الہامی نہیں

عیسائی دوستوں میں تقسیم کرنے کیلئے نہایت مفید رسالہ ہے اس میں بائیبل کی اصل حقیقت نہایت موثر اور متین انداز میں دکھلائی گئی ہے۔ حجم ۵۰ صفحہ۔ کاغذ اعلےٰ قیمت رعایتی فی نسخہ ۲ر

سیر قادیان و خلیفہ قادیان

یہ ایک سکھ ایڈیٹر کے لکھے ہوئے نہایت موثر اور مفید رسائل ہیں۔ جو غیر مسلموں میں کثرت سے تقسیم کرنے چاہئیں۔ تاکہ ان کے دلوں میں جو جماعت احمدیہ کے متعلق غلط فہمیاں پیدا کی گئی ہیں۔ وہ دور ہو سکیں۔ قیمت ہر دو نسخہ ۲ر

اچھوتوں میں تقسیم کرنے کیلئے

۱۔ اچھوتوں کی درد بھری کہانیاں
۲۔ اچھوتوں کی حالتِ زار
۳۔ اچھوت اُدّھار اور وید شاستر

ان دنوں جبکہ اچھوتوں میں تبدیل مذہب کے متعلق جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور اچھوتوں میں ان رسائل کی تقسیم انشاء اللہ نہایت مفید ہوگی اصل قیمت تینوں کی ۹ر ہے مگر اس موقعہ پر ۶ر میں مل جائیگی۔ ان رسائل کے مفید ہونیکا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہوگا۔ کہ خود جنوبی ہند میں اچھوتوں کی ایک مشہور انجمن نے ہر سہ رسائل کی ڈیڑھ ہزار کاپیاں قیمتاً منگوا کر اپنے علاقہ میں تقسیم کیں۔

امید ہے۔ کہ احباب جماعت ان کی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔

نوٹ

علاوہ ازیں اسلام کی صداقت اور احمدیت کی تائید میں ہر قسم کی کتب ہمارے ہاں سے منگوایئے۔

خاکسار:۔ ملک فضل حسین مینیجر بک ڈپو۔ قادیان

فیصلہ مجلس مشاورت ۳۵ء کی تعمیل میں حصہ آمد کی وصیت

مجلس مشاورت ۳۵ء کے اس فیصلہ پر کہ جائیداد کے علاوہ حصہ آمد کی وصیت بھی ہونی چاہئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلصین کیطرف سے بڑی خوشی سے لبیک کہا جا رہا ہے۔ چنانچہ جناب میر قاسم علی صاحب تحریر فرماتے ہیں میں انشاء اللہ فیصلہ مجلس مشاورت کے مطابق اپنی ماہوار آمد سے بھی جو اس وقت غیر معین ہے ۱/۱۰ حصہ ماہوار ادا کرتا رہونگا۔" اسی طرح چوہدری رحیم بخش صاحب موضع جیہو رسالہ ۱۱ ضلع شیخوپورہ اور حاجی خدا بخش صاحب میانوالی ضلع سیالکوٹ نے بھی حصہ آمد کی وصیت کر دی ہے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

رشتہ کی ضرورت

ایک ہونہار با روزگار خوش سیرت و خوش صورت ککے زئی قوم کے ایک معزز شہری خاندان کے ممبر مخلص احمدی نوجوان کیلئے جنکی اس وقت قریباً دو سو روپیہ ماہوار آمد ہے۔ مناسب اور موزون رشتہ کی ضرورت ہے۔ اس کے متعلق گفتگو یا خط و کتابت پتہ ذیل پر کیجائے۔
خاکسار۔ محمد اسمٰعیل عفی عنہ (پروفیسر جامعہ احمدیہ) قادیان

یوم التبلیغ ۲۹ مارچ ۳۶ء

کیلئے

ارزاں ترین تبلیغی لٹریچر

۲۵ مارچ تک درخواستیں ضرور پہنچ جانی چاہئیں

از تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

زندہ نبی عیسائیوں کے متعلق لطیف مضمون فی سیکڑہ ۱۲ ار

زندہ مذہب و زندہ نبی اسلام اور بانی اسلام کی عظمت کا نہایت زبردست پیرائے میں بیان ہے۔ قیمت ۵ ر رعایتی فی سیکڑہ ۱۲۰ ار

اسلامی اصول کی فلاسفی اردو فی سیکڑہ ۱۰ ار
" " گورمکھی " ۲۰ ار
" " ہندی " ۲۰ ار

تبلیغی درثمین اردو فی سیکڑہ چھ روپیہ

لا الٰہ الا اللہ پر لطیف تقریر قیمت ۲ ر فی سیکڑہ ۱۰ ار

ساتن دھرم لطیف مضمون قیمت ار " ۳ ر

اولوالعزم نبی کا دلچسپ ٹریکٹ فی سیکڑہ ۱۲ ار

کشتی نوح فی ار فی سیکڑہ ۶ ر چھ روپیہ۔

ابطال الوہیت مسیح مولفہ حضرت خلیفۃ المسیح اول قیمت ۲ ر فی سیکڑہ چھ روپیہ

اسلام اور دیگر مذاہب پر عظیم الشان لیکچر از حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم قیمت ۳ ر فی سیکڑہ چھ روپیہ۔

صداقت اسلام پر شہادت لیکھرام مع تصویر۔ رعایتی فی سیکڑہ دو روپیہ۔

تبلیغی ہمدردانہ خط مولفہ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب فی سیکڑہ عہ

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں
ایک تبلیغی رسالہ مجلد مراکو۔ خوبصورت فی سیکڑہ چار روپیہ۔
بے جلد " تین روپیہ

انسان کامل مولفہ میر محمد اسحٰق صاحب نہایت ہی موثر اور دلچسپ مضمون ۲ ر آٹھ روپیہ سیکڑہ

آٹھ قسم تبلیغی ٹریکٹ جس میں تمام مسائل اختلافی پر مختصر مگر تسلی بخش مضمون ہیں فی سیکڑہ ہر ایک صرف ۵ ر

تحفۃ النصاریٰ رد عیسائیت میں زبردست تصنیف قیمت عہ ر رعایتی ۸ ر

ٹریکٹ محمد عربی صلعم

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا لطیف مضمون فی سیکڑہ عہ

از تصانیف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

چشمۂ توحید۔ نہایت لطیف مضمون قیمت ۲ ر فی سیکڑہ ۱۰ ار

ہندو مسلم اتحاد پر زبردست لیکچر قیمت ۸ ر رعایتی ۳ ر

ایک سیاسی لیکچر قیمت ۱ ر فی سیکڑہ چھ روپیہ۔

پیغام آسمانی دعوۃ اسلام اور احمدیت قیمت ۲ ر فی سیکڑہ ۱۰ ار

سیرت النبی نہایت لطیف اور بے نظیر مضمون قیمت عہ رعایتی ۱۰ ر

محسن اعظم نہایت شاندار ٹریکٹ قیمت رعایتی فی سیکڑہ عہ

ہندوؤں اور آریوں کے متعلق

آئینہ اسلام اسلام پر اعتراضات کا تسلی بخش جواب قیمت ۱۲ ر رعایتی ۶ ر

آئینہ سماج مسٹر گاندھی کی رائے کی تائید میں ویدوں اور ستیارتھ وغیرہ کے بیسیوں حوالجات اصل قیمت ۸ ر رعایتی ۴ ر

گوشت خوری پر جناب میر محمد اسحٰق صاحب کا لطیف مضمون قیمت ار فی سیکڑہ ۳ ر

رد تناسخ " قیمت ار فی سیکڑہ عہ

برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول قیمت ۲ ر فی سیکڑہ آٹھ روپیہ

عظیم الشان نئی تصانیف

مفتاح القرآن قرآن کریم کی مکمل اور مفصل فہرست الفاظ مع حوالجات و آیات متعلقہ۔ قرآن کا کوئی لفظ بھی یاد ہو۔ فوراً آیت نکلی سکتی ہے قیمت رعایتی تین روپے

سیرۃ المہدی حصہ اول جس کا عرصہ سے احباب کو انتظار رہتی۔ اب دوبارہ ترمیم و تصحیح کر کے مع مزید مفید نوٹوں کے چھپکر تیار ہو گئی ہے قیمت عہ مجلد عہ

فتاویٰ مسیح موعود حضرت اقدس کے تمام فتاویٰ مع حوالجات از سر نو مرتب کر کے شائع کیا گیا ہے۔ قیمت عہ مجلد عہ

ذکر الٰہی ۲ ر
قبولیت دعا کے طریق ار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی پر معارف تقریریں۔

حضرت مسیح موعود کے تمام انعامی چیلنج کا مجموعہ قیمت ار

شاہ حبش کو دعوۃ اسلام نہایت دلنشین پیرائے میں فضائل اسلام اور فضائل نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے۔ فی سیکڑہ ۱۰ ار

مکمل فہرست کتب سلسلہ تیار ہے ارکا نجکہ بھیجکر مفت منگا لیں۔

کتاب گھر قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

حیدر آباد دکن ۲۰ مارچ حیدر آباد دکن میں طریق تعلیم میں تبدیلیوں کے متعلق ایجوکیشن کمیٹی نے سفارش کی ہے۔ کہ حیدر آباد سٹی کالج میں مختلف فنون کی تعلیم کا انتظام کیا جائے اور دیگر آرٹ کالجوں کو صنعتی اور زراعتی کالجوں میں تبدیل کر دیا جائے۔ دیہاتی سکولوں میں زرعی تعلیم اور شہری سکولوں میں صنعتی اور تجارتی تعلیم پر زور دیا جائے۔

نیویارک ۲۰ مارچ۔ امریکہ میں طوفان کے باعث ۹۴ اموات اور ڈیڑھ کروڑ ڈالر کے نقصان کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ دو لاکھ آدمی بے خانماں ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۲۰ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ فرانس یہ مطالبہ چھوڑنے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ کہ غیر مصافی علاقہ میں انتظام بین الاقوامی پولیس سے کرایا جائے۔ نیز وہ مشروط طور پر جرمنی کی افواج کی واپسی کا مطالبہ ترک کرنے پر آمادہ ہے۔ ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کی جائے گی۔ جس کے ایجنڈا میں جرمنی کے پیش کردہ شرائط صلح بھی ہوں گی۔

لاہور ۲۰ مارچ۔ لالہ ہرکشن لال سابق وزیر پنجاب کو مسٹر جسٹس ممبر جج ہائیکورٹ نے دیوالیہ قرار دیدیا ہے۔ اور تمام جائداد سرکاری لیکویڈیٹر کے حوالے کر دینے جانے کا حکم دیا ہے۔

نئی دہلی ۲۰ مارچ۔ پنڈت نیل کنٹھ داس کی ترمیم متعلقہ فنانس بل جو محصول نمک کے متعلق تھی ۴۱ کے مقابلہ میں ۵۲ آراء سے منظور ہو گئی۔

لاہور ۲۰ مارچ۔ شاہی مسجد میں مسلمانان لاہور کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں امرتسر کے چند شریر احراری لفنگوں کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ جنہوں نے مولوی ظفر علی خان صاحب کی تقریر کے دوران میں شور و غل کر کے نہایت گندی ذہنیت کا ثبوت دیا۔

عدیس ابابا ۲۰ مارچ۔ امبالاگی کے نواح میں مختلف جگہوں پر لڑائی ہو رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ شہنشاہ حبشہ فوجوں کی بذات خود قیادت کر رہے ہیں۔ اور اطالوی طیاروں اور فوجوں کی متواتر بمباری کے باوجود بیس گھنٹے کام کرتے ہیں۔

نئی دہلی ۲۰ مارچ۔ دہلی میں آتشزدگی کی واردات کی مثال گذشتہ چند سالوں کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ نئی اور پرانی دہلی کے آگ بجھانے والے تمام انجن تین گھنٹہ تک آگ بجھانے میں مصروف رہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آتشزدگی سے کئی لاکھ روپیہ کا نقصان ہو گیا۔

لاہور ۲۰ مارچ۔ آج پنجاب کونسل کے اجلاس میں آنریبل ریونیو ممبر کا محکمہ آبپاشی کے متعلق مطالبہ زیر پیش ہوا۔ چوہدری الہ داد نے کہا۔ میں سارے مطالبہ کی مخالفت کرتا ہوں۔ کیونکہ اس محکمہ میں مسلمانوں کا تناسب بہت کم ہے۔ صاحب صدر نے کہا۔ میں محکمہ میں فرقہ وارانہ تناسب پر بحث کی اجازت نہیں دیتا بالآخر یہ بات کثرت رائے سے منظور ہو گئی کہ فرقہ وارانہ معاملات پر بحث نہ کی جائے۔

نئی دہلی ۲۰ مارچ۔ اسمبلی کے اجلاس میں ایک سوال کے جواب میں سر اے میٹکاف نے کہا۔ کہ اٹلی اور حبشہ کی جنگ کو مدنظر رکھتے ہوئے عدن کے تحفظ کے لئے حکومت ہند نے چار ہزار پونڈ خرچ کئے ہیں۔

نئی دہلی ۲۰ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگرسی لیڈروں کے باہمی تبادلہ خیالات کے نتیجہ میں کانگرس کی آئندہ پالیسی کے متعلق ایک متفقہ فارمولا مرتب ہو گیا ہے۔

لنڈن ۲۱ مارچ۔ مسٹر سبھاش چندر بوس کے ڈیلی ہیرلڈ کے نام ایک مکتوب سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حکومت ہند نے انہیں تنبیہہ کی ہے کہ اگر وہ ہندوستان آئیں گے تو انہیں گرفتار کر لیا جائے گا۔

نئی دہلی ۲۱ مارچ بغیر ٹکٹ سفر کی روک تھام کے متعلق ایک بل کل اسمبلی کے اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔

بریلی ۲۱ مارچ۔ محرم اور رام نومی کے سلسلہ میں تحفظ ماتقدم کے طور پر ضلع بریلی کے متعدد دیہات میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی۔ اور ہندوؤں اور مسلمانوں سے حفظ امن کے لئے ضمانتیں طلب کی جا رہی ہیں۔

ملتسر ۲۱ مارچ۔ ڈاکخانہ گوردو ہرسہائے سے مبلغ ۲۲۶۵ روپے غائب ہو گئے ۱۵ مارچ سے سب پوسٹماسٹر بھی مفقود الخبر ہے۔ پولیس معاملہ کی تفتیش کر رہی ہے۔

لنڈن ۲۰ مارچ۔ لیگ کونسل کے اجلاس نے جرمنی کے خلاف فرانس اور بیلجیم کی طرف سے مذمت کی پیش کردہ قرارداد کو منظور کر لیا ہے اور قرار دیا ہے۔ کہ جرمنی نے معاہدہ وارسائی کی خلاف ورزی کی ہے۔

لاہور ۲۱ مارچ۔ معلوم ہوا ہے آج مسلم اکابر کے ایک وفد نے حکومت پنجاب کے فنانس ممبر سے شہید گنج کے مقدمات سے پیدا شدہ صورت حالات پر تبادلہ خیالات کیا سر بائنڈ اور مسٹر پکل نے وفد کی معروضات کو ہمدردی سے سنا۔

پیرس ۲۱ مارچ۔ ایم فلینڈن وزیر خارجہ فرانس نے حبشہ کے متعلق ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ جنیوا میں صلح کی گفت و شنید کو اگر پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا گیا۔ تو اس سے جہاں لڑائی بند ہو جائے گی۔ وہاں تعزیرات بھی منسوخ ہو جائیں گی۔ اٹلی میں اس بیان پر حیرانی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

پٹیالہ ۲۱ مارچ۔ معلوم ہوا ہے مہاراجہ پٹیالہ نے نریندر منڈل کی چانسلر شپ سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

لاہور ۲۱ مارچ۔ پنجاب گورنمنٹ کا اعلان مظہر ہے۔ کہ بعض پتنگیں جن پر چرا چڑھا ہوا ہوتا ہے اور جو عام طور پر یوپی میں تیار اور فروخت ہوتی ہیں۔ ان کا پنجاب میں بغیر لائسنس قبضہ میں رکھنا یا فروخت کرنا ممنوع ہے۔

لنڈن ۲۱ مارچ۔ کل برطانی پارلیمنٹ میں لوکارنو کے متعلق سمجھوتہ کا وائٹ پیپر پیش کیا گیا۔ اس میں مختلف شرائط پیش کی گئی ہیں۔

بمبئی ۲۱ مارچ۔ سر آٹو نیمیر آج انگلستان روانہ ہو گئے۔ نمائندہ پریس کو ملاقات کے دوران میں انہوں نے کہا۔ کہ صوبجاتی اور مرکزی مالیات کی تعیین کے متعلق اپنی رپورٹ اپریل کے آخیر تک پارلیمنٹ میں پیش کر سکیں گے

کلکتہ ۲۰ مارچ۔ بنگال کونسل میں نظر بندوں کی رہائی کا مطالبہ کرتے ہوئے جیلوں کے لئے مطالبہ زر کی تجویز کو متفقہ رائے سے مسترد کر دیا گیا۔ بجٹ کے دوران میں ہوم ممبر نے کہا۔ کہ حکومت بنگال کے نظر بندوں کی رہائی کا مطالبہ منظور کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔

انگورہ ۲۰ مارچ۔ ترکی میں برفباری اور طوفان باد و باراں سے پچھ گاؤں بالکل تباہ و برباد ہو گئے۔ حکومت نے لوگوں کی حفاظت کے لئے خاطر خواہ انتظامات کر دئے ہیں۔

پیرس ۲۱ مارچ۔ فرانسیسی چیمبر میں تقریر کرتے ہوئے ایم فلینڈن نے اعلان کیا کہ لنڈن میں جو گفت و شنید ہوئی ہے اس سے برطانیہ اور فرانس کے تعلقات پہلے سے زیادہ مستحکم ہو گئے ہیں۔

لدھیانہ ۲۱ مارچ۔ لدھیانہ میونسپل کمیٹی کے اجلاس میں ایک مرحلہ پر شدید ہنگامہ برپا ہو گیا۔ ممبروں نے ایک دوسرے کو گالیاں دینی شروع کر دیں۔ جس پر صدر نے اجلاس ملتوی کر دیا۔

کراچی ۲۱ مارچ۔ سندھ ہندو کانفرنس کے اجلاس کے صدر نے یہ انوکھا مطالبہ پیش کیا کہ سندھ میں ہندوؤں کی ۲۷ فیصدی آبادی کو ۴۰ فیصدی نشستیں دی جانی چاہئیں۔

نئی دہلی ۲۱ مارچ۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے ڈاکٹر مونجے کے ملٹری سکول پر خوشنودی کا اظہار کیا ہے اور اس کے متعلق بہت دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے ۲۵۰ روپے کا عطیہ ارسال کیا ہے۔

احمد آباد ۲۱ مارچ۔ نیڈیاڈ میں آتشزدگی سے بارہ دکانیں جل کر خاکستر ہو گئیں۔ نقصان کا اندازہ ایک لاکھ روپیہ لگایا جاتا ہے۔

پٹنہ ۲۰ مارچ۔ سر جان آسٹن ہیوبک گورنر از قریبہ یکم اپریل کو گنگ سٹیشن پر پہنچ جائیں گے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی